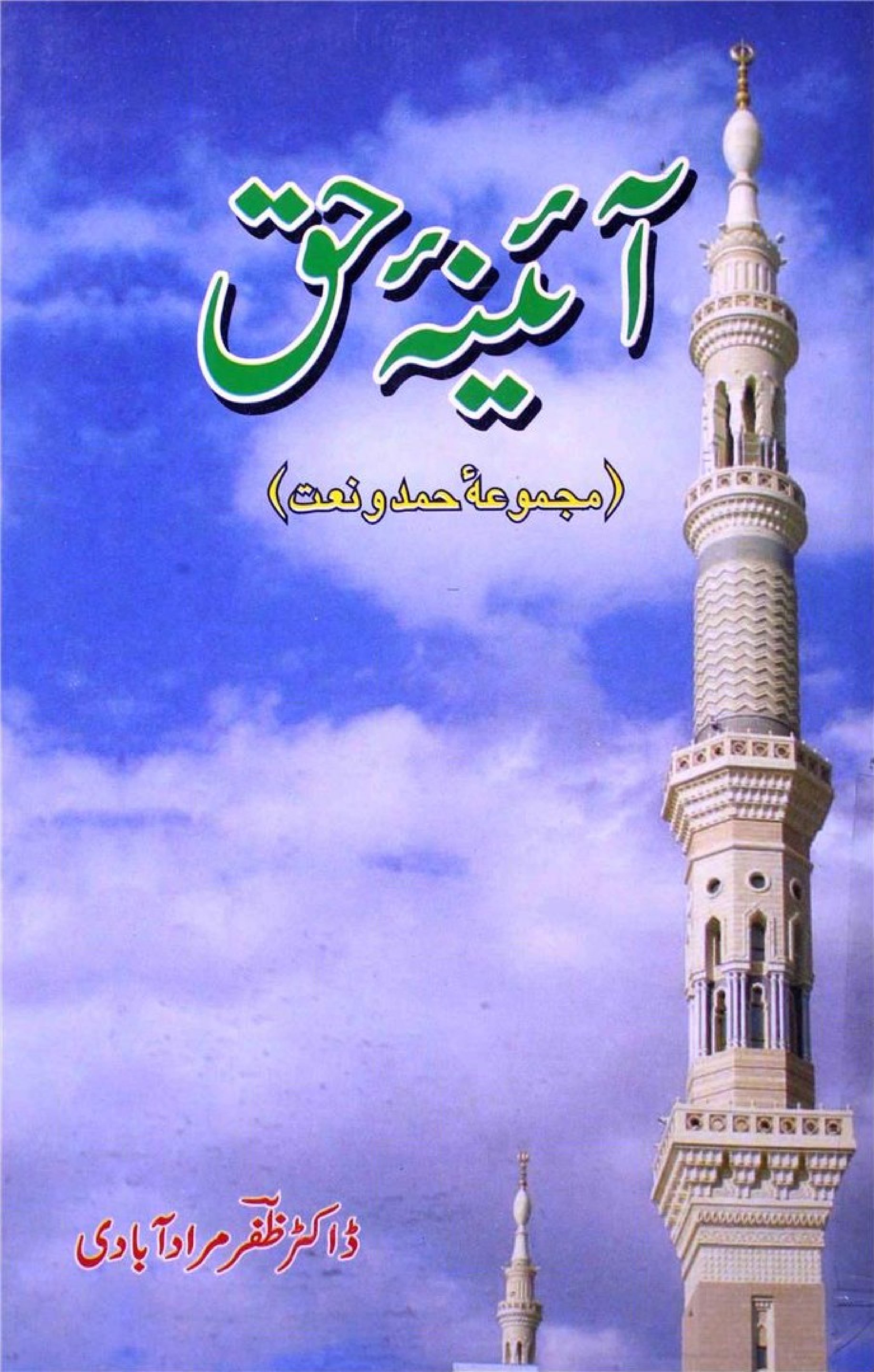


آئینۂ حق

(مجموعۂ حمد و نعت)

ڈاکٹر ظفر مرادآبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئینۂ حق

(مجموعۂ حمد و نعت)

ڈاکٹر ظفر مراد آبادی

تقسیم کار

نرالی دنیا پبلیکیشنز

A-358، بازار دہلی گیٹ، دریا گنج، نئی دہلی - 110002

موبائل: 0-9811270387

یہ کتاب دلی اُردو اکادمی کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔
اس کے مشمولات سے اکادمی کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

نام کتاب : آئینۂ حق
شاعر : ڈاکٹر ظفر مرادآبادی
اشاعت اوّل : 2011
تعداد : 400
ھدیہ : سَو روپے
ترتیب وانتخاب : قمر سنبھلی
کمپوزنگ : شبیر احمد
سرورق : انعم آرٹس
مطبع : ایم۔آر۔آفسیٹ پرنٹرز، نئی دہلی-2
ناشر : ڈاکٹر ظفر مرادآبادی، 1889، فرسٹ فلور، سوئیوالان، نئی دہلی-110002
فون: 011-23251809، موبائل: 09958345584

زیرِ اہتمام
تنویر احمد

ملنے کے پتے:

- موڈرن پبلشنگ ہاؤس، 9-گولا مارکیٹ، دریا گنج، نئی دہلی-110002
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی-110006
- ڈاکٹر ظفر مرادآبادی، 1889، فرسٹ فلور، سوئیوالان، نئی دہلی-110002

انتساب

ربِّ کبریا کے بعد
رحمت اللعالمین سے
وابستگان کے نام

قربِ نے بالا نہ پستی رفتن است
قرب حق، ازجبس ہستی رستن است

مولانائے روم

تمام زحمتیں، میرے گناہ کے سائے
تمام راحتیں، انعام میرے رب کا ہے

ظفرمرادآبادی

حمد و مناجات

حمد

جب اجنبی ہو فضا، آشنائی دے تو ہی
گھٹن کے لمحوں سے مجھ کو رہائی دے تو ہی

مہہ ونجوم میں موجود، تیرے حسن کی ضو
ہر ایک پھول کے رخ پر دکھائی دے تو ہی

کسی کا ذکر کروں، لب پہ تیرا نام آئے
کسی سے بات کروں اور سنائی دے تو ہی

ترا خیال ہے حاوی، مرے ارادوں پر
قدم اٹھاؤں جو میں، رہنمائی دے تو ہی

سبب ہو کوئی، مسبب مگر، تو ہی یارب!
دعا کو بابِ اثر تک رسائی دے تو ہی

ترے ہی حسن کا جادو ہے، سارے عالم پر
ہر ایک رنگ میں مجھ کو دکھائی دے تو ہی

قضا وقدر کے جو سلسلے ہیں تیرے ہیں
پڑھوں جو حمد، مجھے، خوش نوائی دے تو ہی!!

حمد

منجملہ کائینات، سبھی پر حصار ہے
موت وحیات پر وہی بااختیار ہے

پھل پھول ہوں، شجر ہوں، ہوائیں ہوں یا گھٹا
موسم کی شکل میں بھی اسی کی بہار ہے

انعامِ رب ہے حمد کے کلمات کا نزول
توفیق اس کی ہے جو مجھے اختیار ہے

تیرے کرم کا شکر ادا کس سے ہو سکا
کب تیری رحمتوں کا حساب وشمار ہے

بے پایاں بخششوں کا ثمر، عظمتِ بشر،
طیبہ میں ہے جو نور، ترا شاہکار ہے

ہر زندگی ہے تیری امانت ہی بالیقین
ہیں کس کے کتنے سانس ترا اختیار ہے

تیری ہی ذات میں ہیں صفات جلال بھی!
تیرا ہی نام ہے جو دلوں کا قرار ہے

صد شکر، تیرے فیض نے بخشی سخنوری
تیرا ہی فضل ہے جو ہنر پر نکھار ہے

ہر حال اس کی حمد وثنا کیجئے ظفرؔ
جو ہے عطائے رحمتِ پروردگار ہے!!

حمد

شعور وفکر سے، خود اپنی ذات سے پرکھا
ترا وجود، تری کائنات سے پرکھا

ترے ہی وصف ہوئے، آشکار مجھ میں بھی
کریم تو ہے، ترے التفات سے پرکھا

ہیں کوششیں مری اور کامرانیاں تیری
قضا و قدر کو، موت وحیات سے پرکھا

یونہی یقین نہیں کرلیا خدا، تجھ پر،
خود اپنے عزم سے، پھر اپنی مات سے پرکھا

ترا کلام ہے، قرآنِ پاک، برحق ہے
چھپی ہر آیہ میں، حکمت کی بات سے پرکھا

تھی میری عقل بھی محدود، علم بھی محدود
تجھے تمام کہاں، کچھ صفات سے پرکھا

الوہیت ہی کی تعلیم، سب سے افضل ہے
رسولِ حقؐ کی سبھی درسیات سے پرکھا

ہے کبریائی، فقط تیری کبریائی جسے
مشاہدات سے اور تجربات سے پرکھا

وہاں بھی تیری ہی قدرت، مجھے نظر آئی
جو زندگی کو پسِ ممکنات سے پرکھا

دوام باری حق کا دوام ہے بیشک
جسے خود اپنے زوال وثبات سے پرکھا!!

حمد

ہر نفس تیری عطا ہے ، یا اللہ العالمین
اک تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ العالمین

فرش تا عرش العلیٰ ہے یا اللہ العالمین
تو ہی حرفِ منتہا ہے یا اللہ العالمین

عالمِ انفس ہو یا وہ عالمِ آفاق ہو
سب فنا، تجھ کو بقا ہے یا اللہ العالمین

ہے ہمیشہ سے ، ہمیشہ ہی رہے گا صرف تُو ،
کون پھر، تجھ سے بڑا ہے یا اللہ العالمین

سجدہ ریزی ہے روا، معبود بس تیرے لیے
لائقِ حمد وثنا ہے یا اللہ العالمین

تیری طاقت، تیری قدرت، تیری وسعت کس قدر
عقل سے بھی ماورا ہے یا اللہ العالمین

ہے تری ہی دسترس میں عظمتِ کون ومکاں
تو ہر اک شے کا خدا ہے یا اللہ العالمین

زیب دیتی ہے بڑائی صرف تیری ذات کو
تُو ہی ربِّ کبریا ہے یا اللہ العالمین

ظلمتیں سب ہیں، مری کوتاہیوں کے سلسلے
تو مطّہر اک ضیا ہے یا اللہ العالمین

حمد تیری لکھ سکیں، ایسی کہاں اپنی بساط
تیری توفیق و عطا ہے یا اللہ العالمین

ایک تیرا، عاجز ومجبور بندہ ہے ظفؔر
مانگتا تیری رضا ہے یا اللہ العالمین

حمد

اس کی ہی جستجو ہے، اسی کا خیال ہے
فضل وکرم سے جس کے، زمانہ نہال ہے

روشن جبینِ صبح پہ جس کا جمال ہے
رخسارِ شام پر بھی اسی کا گلال ہے

ہر شے کو اس جہاں کی یقیناً زوال ہے
صرف ایک تو ہی لم یزل ولایزال ہے

آخر کہاں کہاں تجھے دیکھوں کہ ہر طرف
ظاہر ترے ہی نور کا عکسِ جمال ہے

مَحرم ہو تیری ذاتِ مقدس کا کوئی کیا؟
مخلوق سے بھی تیری تعارف محال ہے

کم شکر کے لیے جو ملے عمر خضرؑ بھی
مقروض رحمتوں کا تری بال بال ہے

تیری نظر میں ظاہر و باطن ہیں سب عیاں
واقف ہے تو ہی خوب جو دنیا کا حال ہے

تیری ہی حکمتوں سے ہے آفات کا نزول
کمزور و ناتواں کے لیے تو ہی ڈھال ہے

توفیق تو نہ دے تو لکھے حمد کیا ظفرؔ
لفظوں پہ دسترس، نہ گرفتِ خیال ہے!!

حمد

ہر ایک شے سے فقط آشکار ہے تو ہی
مجھے یقین ہے پروردگار ہے تو ہی

تری صفات کے منظر زمیں پہ بکھرے ہیں
ہے خشک ریت، کہیں آبشار ہے تو ہی

ہر ایک سمت مناظر ہیں تیری قدرت کے
کہیں خزاں، کہیں ابرِ بہار ہے تو ہی

کہیں جلال کے منظر، کہیں جمال کی ضَو
چمن چمن میں گلوں کا نکھار ہے تو ہی

مرا وجود سلامت، تری ہی روح سے ہے
مری حیات پہ بااختیار ہے تو ہی!!

مناجات

ہو اگر لغزش، سنبھلنے کی ہمیں توفیق دے
اپنی سیدھی راہ چلنے کی ہمیں توفیق دے

ابنِ آدمؑ ہیں، خطا سرزد بھی ہوجائے اگر
تو کفِ افسوس ملنے کی ہمیں توفیق دے

ہو گناہوں سے نہ آلودہ ہماری زندگی
یعنی حق پیکر میں ڈھلنے کی ہمیں توفیق دے

ہر رضا کی آگہی پائی ترے محبوبؐ سے
اپنی ہر مرضی پہ چلنے کی ہمیں توفیق دے

وا ہمارے سامنے ہوں نیکیوں کے در سدا
گمرہی سے رخ بدلنے کی ہمیں توفیق دے

تیری رحمت کی طلب میں، اے خدا اپنے حضور
روز سجدوں میں مچلنے کی ہمیں توفیق دے

یہ جہاں دارالمحن ہے، پیش آئیں غم اگر
ذکر سے اپنے بہلنے کی ہمیں توفیق دے

آتشِ ہجرِ نبیؐ بھڑکے جو دل میں اے خدا
برف کی صورت پگھلنے کی ہمیں توفیق دے

اپنے دامن ہی نہ ہوں عصیاں سے آلودہ کبھی
نیکیوں کے ساتھ پلنے کی ہمیں توفیق دے

مناجات

اے مرے مالک، مرے معبود، اے پروردگار!
مانگنا میری ضرورت، دینا تیرا اختیار
جب پڑا ہے وقت، تجھ کو ہی پکارا بار بار
ہر نفس مجھکو ہے تیری، رحمتوں کا انتظار

اے مرے مالک، مرے معبود، اے پروردگار!
حضرتِ یونسؑ کو مچھلی سے رہائی تو نے دی
نار، ابراہیمؑ پر تیرے سبب ٹھنڈی ہوئی
اور اسماعیلؑ کو بھی، تونے بخشی زندگی
قادرِ مطلق تری قدرت کے سب ہیں شاہکار

اے مرے مالک، مرے معبود، اے پروردگار!
حضرتِ آدمؑ کو حوّاؑ سے ملایا اے کریم!
نوحؑ کو طوفان سے تو نے نکالا اے کریم!
اور موسیٰؑ کو بھی فرعوں سے بچایا اے کریم!
تیرا ہو کر، ہو نہیں سکتا کوئی غم کا شکار

اے مرے مالک، مرے معبود، اے پروردگار!
سب ترے بندے ہیں مولا ان کو تیری جستجو
جو ترا ہوجائے اس کے دل میں پھر کیا آرزو
ہم کہاں ہیں ہر جہاں میں صرف تو ہے تو ہی تو
اپنی ہستی وعدم کا پھر کہاں کوئی شمار

اے مرے مالک، مرے معبود، اے پروردگار!!

مناجات

الفاظ کو تاثیر کا آہنگِ نوا دے
یا پھر مرے احساس کی قندیل بجھا دے

جو مدِّ مقابل کو محبت کی سزا دے
وہ طرزِ تکلم بھی مجھے، میرے خدا دے

آئے نہ خزاں، میرے گلستانِ طرب میں
سوکھے ہوئے پیڑوں کو بھی سرسبز قبا دے

احباب کے دل میں، نہ کدورت رہے باقی
جو روٹھ گئے ہیں، مجھے پھر ان سے ملا دے

اس دورِ کشاکش میں بہت ٹوٹ چکا ہوں
مٹتا ہوا آثار ہوں، شہکار بنا دے

طالب ہے ظفرؔ، صرف ترے لطف و کرم کا
پتھر ہے وہ، تو چاہے تو آئینہ بنا دے !!

مناجات

طالبِ رحم و کرم ہیں، غم گزیدہ ہم ہی ہیں
بخش دے کچھ روشنی، ظلمت رسیدہ ہم ہی ہیں

ہے یقیں پہنچے گا ہم تک اے خدا دستِ کرم
صبر کے سائے میں تیرے آرمیدہ ہم ہی ہیں

غیر کا ظلم وستم، تیرا سمجھ کر ہم پہ ہے
اس جہاں میں ہر جگہ آفت گزیدہ ہم ہی ہیں

مسلکوں کی یورشوں نے کردیا ہے منتشر
متحد ہوکر بھی جیسے چیدہ چیدہ ہم ہی ہیں

جانتے ہیں تیری ہستی، ہرجگہ موجود ہے
بارگاہِ دشت میں بھی سرخمیدہ ہم ہی ہیں

باز یابی بابری مسجد اور اقصیٰ کے لیے
ہرطرف پہنے لباسِ خوں چکیدہ ہم ہی ہیں

عاجز و مجبور بندے ہیں ترے، اے ذوالجلال
اپنے عصیاں پر مسلسل آبدیدہ ہم ہی ہیں

کیسے بھی حالات ہوں، ہمت نہیں ہاری ظفؔر
رزم گہہ میں سر کٹاکر، سرکشیدہ ہم ہی ہیں!!

حمدیہ رباعیات

تو نور ہمہ وصف ہے، توصیف کروں
کیا ذکر کروں؟ کیا تری تعریف کروں
مجھ میں بھی ہیں موجود، مظاہر تیرے
کیا ڈوب کے خود میں، تری تالیف کروں

یونسؑ کی حفاظت شکمِ ماہی سے
یوسفؑ کو بچایا ہے زلیخائی سے
کی کشتیِ نوحؑ کی حفاظت تو نے
طوفان کی قہار بلا خیزی سے

مناجاتی رباعیات

گورے ہوں ترے بندے کہ کالے تیرے
سجدے میں ہیں، سب ماننے والے تیرے
مجبور ہیں سب ، تیرے کرم کے طالب
ہیں اپنے مسائل بھی حوالے تیرے

ہر خوبی کو عقبا کی سند کر میری
رحمت سے خطاؤں کو بھی رد کر میری
دنیا کے بھرسوں نے کیا ہے پامال
اب اے مرے اللہ! مدد کر میری

نعتیہ مناجات

خدائے پاک، مداوائے اضطراب تو دے
وہؐ روبرو جو نہ آئیں تو انؐ کے خواب تو دے

تمام عمر میں اُس کا غلام کہلاؤں،
کوئی مماثلِ کردارِ آنجنابؐ تو دے

میں تیرا گھر، ترے محبوبؐ کا بھی در دیکھوں
خدائے پاک، مجھے شہپرِ عقاب تو دے

دے اپنے روضۂ محبوبؐ سے خدا سوغات
نہ دے گلاب، مگر سیرتِ گلابؐ تو دے

چمک اٹھیں، مری تقدیر کی سیہ راتیں
تو قدرِ خیر ہے، ایمان کامیاب تو دے

ہو میرے نفس پہ ڈر، اے خدا ترا غالب
گنہ سے بچنے کی نظروں کو اک نقاب تو دے

جو حمد و نعتؐ کے صفحات کا بنیں شہکار
مرے شعور کو وہ حسنِ انتخاب تو دے

بنوں میں بندہ ترا، عاشقِ نبیؐ کہلاؤں
مرے مزاج کو وجدانِ انقلاب تو دے

رہِ حیات میں آئے نہ مصلحت کا گزر
مجھے محاسنِ کردارِ بو ترابؓ تو دے!!

حمدیہ دوہے

پھولوں میں خوشبو تری، رنگت، نور، جمال
جلوے تیرے دیکھ کر، ہوجاؤں بے حال

اٹّھے جس جانب نظر، ہو سچ سے دوچار
اس دنیا کا روپ ہے، تیرا ہی اخبار

سکھ، دکھ، سب تقدیر ہے، ماتم ہو یا عید
موت و ہستی کا عمل، کرتا ہے تائید

تاج، حکومت، سروری، انعاموں کی ڈور
تیری رحمت سے مِلے، کمزوروں کوزور

تیرے منظر ہرطرف، حالانکہ ہے ایک
کہنے کو بے رنگ ہے، پھربھی رنگ انیک

انساں غفلت میں رہے، گھرا ہوا دن رات
رہیں عبادت میں مگر دیگر مخلوقات

سب کا رازق ہے وہی، سب کا پالنہار
بے مانگے بھی بانٹ دے،خوشیوں کا سنسار!!

نعتیں

❖

اپنی امت کے لیے ایثار پر ہیں حیرتیں
غیر کو بھی آپؐ کے کردار پر ہیں حیرتیں

ہو کے امّی، مسئلوں پر، پُرتدبّر فیصلے
آگہی کے بے بدل شہکارؐ پر ہیں حیرتیں

جس نے دیکھا آپؐ کو، بس دیکھتا ہی رہ گیا
ہر نظر کو پیکرِؐ انوار پر ہیں حیرتیں

شاہ یا سلطان ہوں، حاضر ہوئے بن کر گدا
ثروتوں کو آپؐ کے دربار پر ہیں حیرتیں

فتح دل سب ہو گئے، حسنِ تکلم کے سبب
آپؐ کی اس معجزِ گفتار پر ہیں حیرتیں

سادگی کے ساتھ ہے، حسنِ سلیقہ، مرحبا
آپؐ کے اس پُر اثر معیار پر ہیں حیرتیں

اس نے بے پایاں تجلّی کو سمیٹا کس طرح
عقل والوں کو حرا کے غار پر ہیں حیرتیں

چند ٹوٹے پھوٹے ہتھیاروں سے جنگیں جیت لیں
جنگ کو بھی اسؐ سپہ سالار پر ہیں حیرتیں

تجھ کو یہ توفیق کیسے مل گئی آخر ظفرؔ
اہلِ دل کو نعت کے اشعار پر ہیں حیرتیں!!

❖

ظلمت سے بصد عزم، مخاطب بھی فقط آپؐ
باطل کے طلسمات پہ غالب بھی فقط آپؐ

ہیں شمس و قمر ایک اشارے کے طلب گار
جن قدموں کی ہیں دھول کواکب بھی فقط آپؐ

خود اپنی بھی امت کے لئے شافعِ محشر
نبیوں کے لئے اوجِ مراتب بھی فقط آپؐ

برحق ہے کہ ہیں آپ ہی سلطان دوعالم
آگاہِ ہر آلام و مصائب بھی فقط آپؐ

ظاہر ہوئی طائف میں بھی خیر البشریّت
خیریّتِ دشمن کے ہیں طالب بھی فقط آپؐ

وہ معرکۂ رزم ہو، یا معرکۂ بزم
ہر معرکۂ دیں میں ہیں غالب بھی فقط آپؐ

ہر ایک عمل آپؐ کا تفسیرِ نبوت
قرآن کی تفسیر ومطالب بھی فقط آپؐ

مظلوم ومساکیں کے لئے سایۂ رحمت
ناداروں کے اطراف وعواقب بھی فقط آپؐ

دنیا میں فقط آپؐ ہی معراجِ بشر ہیں
اللہ سے بے پردا مخاطب بھی فقط آپؐ!!

❖

زندگانی میں مقدر کے سکندر ہوتے
کاش! ہم گنبدِ خضرا کے کبوتر ہوتے

رشک ہے تجھ پہ بہت، نورِ مجسمؐ کے امیں
گوشۂ غارِ حرا، ہم ترے پتھر ہوتے

آپؐ سے، آپؐ کے در سے نہ یہ دوری ہوتی
اپنے مضبوط عقیدت کے جو شہپر ہوتے

مرتبہ یہ بھی ملائک سے زیادہ ہوتا
ہم اگر انؐ کے غلاموں کے برابر ہوتے

آپؐ کی ذاتِ گرامیؐ کا کرم ہے ورنہ
سرخرو صاحبِ عصیاں سرِ محشر ہوتے

بے پئے تشنگی شوق و طلب مٹ جاتی
روبرو اپنے اگر ساقی کوثر ہوتے

غرق ہیں ظلمتِ دوراں کے اندھیروں میں سبھی
آپ کی راہ پہ چلتے تو اجاگر ہوتے

اے ظفرؔ ہوتے اسی ارضِ مقدس پہ نثار
خاک ہوکر بھی، جہاں نازشِ گوہر ہوتے!!

❖

سیرتؐ ہی پڑھ کے لوگ جب اہلِ نظر ہوئے
دنیا کے فلسفے، وہیں زیر و زبر ہوئے

ہر زاویہ ہے علم کا، شہکارِ روشنی
تابندہ انؐ کی فکر سے اہلِ نظر ہوئے

اب تک تعیّنات کی حد میں نہ آسکے
معراج کے سفر میں جو لمحے بسر ہوئے

اعجازِ گفتگو بھی ہوا، آپؐ پر تمام
نکلے جو قول لب سے، وہی معتبر ہوئے

غفلت میں جو گزارے، تریؐ یاد کے بغیر
وہ لمحے زندگی کے، غبارِ سفر ہوئے

جنؐ کے لیے فلک نے بچھائی ہے کہکشاں
انؐ کی زمیں کے سنگ بھی لعل و گہر ہوئے

ادیانِ دیگراں کا کیا ایسا احترام
محفل میں انؐ کی غیر بھی شیر و شکر ہوئے

غالب ہوئیں وہاں، سبھی باطل کی قوتیں
ہم اسوۂ نبی سے جہاں بے خبر ہوئے

دنیا کے علم و فن میں، وہ وسعت کہاں ظفرؔ
سیکھا نہ انؐ سے علم، تو کیا دیدہ ور ہوئے!!

❖

بالیقیں سب انجم وافلاک ہیں صلِّ علیٰ
آپ کی راہوں کے جو خاشاک ہیں صلِّ علیٰ

اس جہاں سے اس جہاں تک آپؐ ہی کی سروری
ہوگیا ثابت شہہِ لولاک ہیں صلِّ علیٰ

عرش پر ہے جشن کا عالم شبِ معراج میں
رقص میں زیرِ قدم افلاک ہیں صلِّ علیٰ

فاصلے کیوں اس قدر ہوتے جو ہوتے پاک دل
ہے یونہی دوری کہ ہم ناپاک ہیں صلِّ علیٰ

کہہ رہا ہے روضۂ اطہر پہ رحمت کا نزول
آپ محبوبِ خدائے پاک ہیں صلِّ علیٰ

دور جاتے ہی نہیں، رہتے ہیں مصروفِ طواف
طائرِ طیبہ بہت چالاک ہیں صلِّ علیٰ

سیرتِ حسنہ سے مل جاتا ہے ہر الجھن کا حل
دانشِ حق، صاحبِ ادراک ہیں صلِّ علیٰ

سب کی عافیّت اسی میں آپ کی رہ پر چلیں
سازشیں اعدا کی ہیبت ناک ہیں صلِّ علیٰ

نعت کی توفیق بھی، اللہ نے دی ہے ظفرؔ
ورنہ ہم اس دہر میں بس خاک ہیں صلِّ علیٰ!!

❖

نبوت کا مظہر فیض، مستحکم تھا پہلے ہی
جہاں پیدا ہوئے حضرتؐ وہاں زم زم تھا پہلے ہی

کریں شفقت نہ کیوں دائی حلیمہؓ اُنؐ کے بچپن پر
کہ جو بارانِ ابرِ رحمتِ پیہم تھا پہلے ہی

وہ آدمؑ ہوں کہ ابراہیمؑ، موسیٰؑ ہوں کہ عیسیٰؑ ہوں
بشارتؐ کا سبھی کے ہاتھ میں پرچم تھا پہلے ہی

بہت مشکل تھا ایسے میں وہاں تبلیغِ حق کرنا
بہر سو کفر و باطل کا جہاں عالم تھا پہلے ہی

نبوت سے بھی پہلے تھے، مداوا آپؐ ہر غم کا
تعلق آپ کا ہر زخم کا مرہم تھا پہلے ہی

ہوئے روشنؐ رسالت کا چراغِ آخری بن کر
مگر محفوظ نورِ سرورِ عالمؐ تھا پہلے ہی!!

❖

جن کی صورت آئینہ تھی، جن کی سیرت آئنہ
کیوں نہ ہو دنیا میں پھر انؐ کی شریعت آئنہ

نور پیکر ان کی جلوت، انؐ کی خلوت آئنہ
انؐ کے ہر اظہار سے انؐ کی بصیرت آئنہ

انبیّاء جن کے مقلّد وہؐ امام العالمیں
ابتدا تا انتہا انؐ کی رسالت آئنہ

ہے شبِ معراج میں بھی ان کو بس امّت کا غم
ہم گنہ گاروں سے ہے انؐ کی محبت آئنہ

ظلم سہہ کر بھی رہے ہیں درگزر کے سلسلے
انؐ کے ہر طرزِ عمل سے ان کی عظمت آئنہ!!

❖

اپنے کردار کو آئینہ بنا رکھتے ہیں
دل میں جو حُبِّ محمدؐ کی جلا رکھتے ہیں

خود کو مشکل میں بھی پابندِ رضا رکھتے ہیں
سیرتِؐ پاک سے جو ربطِ وفا رکھتے ہیں

ہم گنہ گار بہت فردِ خطا رکھتے ہیں
پھر بھی امیدِ کرم، روزِ جزا رکھتے ہیں

تابشِ حسنِ رسالت کو سمونے والے
رشک ہم تجھ سے بہت غارِ حرا رکھتے ہیں

یہ ہے اعجاز، رسولِؐ عربی کا، بت بھی
حق کی تائید میں ہونٹوں پہ صدا رکھتے ہیں

حسرتِ دید میں جو آپؐ کی، بھربھر آئیں
اشک ان آنکھوں کے تاثیرِ دعا رکھتے ہیں

آپؐ کی ذاتِ گرامی سے عقیدت ہے جنھیں
نعت کہنے میں وہی وصفِ رسا رکھتے ہیں

اپنی امّت کا وہ رکھتے ہیں بہرحال خیال
خودکودن رات ہی مصروفِ دعا رکھتے ہیں

دونوں عالم میں ہمیں بس یہی نسبت ہے ظفرؔ
حسنِ ظن آپؐ سے اورخوفِ خدا رکھتے ہیں!!

❖

زمیں پہ نورِ خدا، بے حجاب روشن ہے
بہ شکلِ حسنِ رسالتؐ مآب روشن ہے

طلوعِ نورِ درخشاں ہے یا دعائے خلیلؑ
اک آفتاب، پسِ آفتاب روشن ہے

نظر ٹھہرتی نہیں، مطلعِ نبوّت پر،
رخِ حضورؐ ہے یا آفتاب روشن ہے

وہیں چھٹیں گے اندھیرے سیاہ بختی کے
وہ ایک در جو بصد آب و تاب روشن ہے

طلب کچھ اور نہیں ہے لبِ مبارکؐ پر
شبِ وصال بھی امّت کا باب روشن ہے

انھیںؐ کے دم سے منوّر ہے گوشہ ہستی
عمل میں جنؐ کے خدا کی کتاب روشن ہے

زمیں سے تا بہ فلک بچھ گئی ہے کاہکشاں
بہ اہتمام، دُرِ بار یاب روشن ہے

جہاں تھا کفر و ضلالت کی ظلمتوں کا ہجوم
ہے ان کا فیض، وہاں انقلاب روشن ہے

ہے ان کی یاد ظفرؔ ایسے موجزن دل میں
کہ جیسے برق، درونِ سحاب روشن ہے!!

ق

ہے سنگ باری طائف سے جسم اطہرؐ پر
ہر ایک زخم کہ جیسے گلاب روشن ہے
لہو سے ہوگئے لبریز آپؐ کے نعلین
مگر لبوں پہ منور خطاب روشن ہے!!

❖

جو ہو مقبول سرِ عرش بریں نعت پڑھوں
داد دیں آپؐ بھی کاش ایسی حسیں نعت پڑھوں

جس کے ہر لفظ میں ہو، نورِ یقیں نعت پڑھوں
جو نظر آئے سرِ مسندِ دیں نعت پڑھوں

مجھ کو آواز دے خود خلدِ بریں نعت پڑھوں
یعنی حسّانؓ سی، سعدیؒ سی حسیں نعت پڑھوں

ذکر پر لب ہوں مرے صلِّ علیٰ سے روشن
جب نظر میں ہو درِ پاکِ مُبیں نعت پڑھوں

مجھ کو قرآں کی تلاوت کی سعادت بھی ملے
ذکرِ آیت میں جہاں بھی ہونگیں نعت پڑھوں

اتنا بے چین کرے ہجرِ نبیؐ کا موسم،
تربہ تر اشک سے ہو روئے زمیں نعت پڑھوں

آپؐ کے در سے اگر دور رہوں، بھیجوں سلام
خم رہے روضۂ اطہر پہ جبیں نعت پڑھوں

کاش لے جائے، مرا عزمِ سفر طیبہ میں
سامنے گنبدِ خضرا ہو، وہیں نعت پڑھوں

اس قدر مجھ کو رہے، عشقِ محمدؐ یارب!
ہر نفس دیکھوں انھیں دل میں مکیں نعت پڑھوں

آپؐ کی یاد میں محسوس کروں غارِ حرا
رحمتیں نور کی برسیں جو کہیں نعت پڑھوں

حمد لب پر ہو، خدا سے جو دعا مانگوں ظفؔر
دل ملے آپ کی فرقت میں حزیں نعت پڑھوں!!

❖

جنّت کے گلزار کا منظر
طیبہ کے انوار کا منظر

کوئی نہیں تکرار کا منظر
خوب ہے کاروبار کا منظر

فرطِ خوشی سے چھلکی آنکھیں
روضے کے دیدار کا منظر

دن سے زیادہ رات حسیں ہے
آنکھوں میں بیدار کا منظر

نور افشاں ہیں سب کے چہرے
جیسے ہو تیوہار کا منظر

بطحا کے ہر اک رستے پر
رحمت کے آثار کا منظر

ہر دل میں اخلاص کی موجیں
رُخ پر ظاہر پیار کا منظر

خوش قسمت ہے جو بھی دیکھے
اللہ کے شہکار کا منظر

تازہ تازہ، نیا نیا سا
لگتا ہے ہر بار کا منظر!!

❖

جب ان داتا آپؐ کا ہے
سب کچھ گویا آپؐ کا ہے

اسوۂ حسنہ آپؐ کا ہے
ہر سو چرچا آپؐ کا ہے

مائل جس پر حق والے
حسنِ سلیقہ آپؐ کا ہے

سر کا سجدہ اللہ کا
دل کا سجدہ آپؐ کا ہے

حق، ناحق جس سے ظاہر
وہ آئینہ آپؐ کا ہے

خیر طلب، ظالم کے لیے
عفو سراپا آپؐ کا ہے

ضبط، تحمل، رحم دلی
ایسا خطبہ آپؐ کا ہے

غیر کی منصف نظروں میں
سچا سراپا آپؐ کا ہے

سنگ دلوں کوموم کرے
شیریں لہجہ آپؐ کا ہے

حور وملائک مائل ہیں
روشن چہرہ آپؐ کا ہے

جس میں کوئی موڑ نہیں
سیدھا رستہ آپؐ کا ہے

سنّت ہے امّت کے لیے
جو بھی طریقہ آپؐ کا ہے

دید کی خواہش رکھے گا
جوبھی شیدا آپؐ کا ہے

محفل محفل آپ کا نور
جلوہ جلوہ آپؐ کا ہے

پوشیدہ حکمت کے راز
فرمان ایسا آپؐ کا ہے

آپ امامِ عالم ہیں
قافلہ سارا آپؐ کا ہے

اپنی لحد میں زندہ ہیں
ہم سے پردا آپؐ کا ہے

دید کی طالب آنکھوں میں
خواب سنہرا آپؐ کا ہے

آنسو! ہجر کی پلکوں پر
ٹھہرا ٹھہرا آپؐ کا ہے

بعدِ خدا ہر بندے سے
پہلا رشتہ آپؐ کا ہے

جسکو سب کہتے ہیں ظفؔر
وہ دیوانہ آپؐ کا ہے!!

☆

تمام زحمتیں، میرے گناہ کے سائے
تمام راحتیں انعام میرے رب کا ہے

❖

عقل والوں اور نہ ان کی لن ترانی سے ہوئے
ذہن روشن آپؐ کی معجز بیانی سے ہوئے

خود بخود سر جھک گئے، اللہ کے دربار میں
غیر بھی واقف جب انؐ کی ہر نشانی سے ہوئے

آپؐ ہی کی ہم نشینی کے سبب سنگِ حرا
آشنا آخر ندائے آسمانی سے ہوئے

جن سے راضی ہے خدا، وہ صاحبِ کردار لوگ
سرخرو پیہم انھیںؐ کی ترجمانی سے ہوئے

انؐ کی دانائی کے صدقے اور تدبّر پر نثار
سنگ دل بھی موم جنؐ کی خوش بیانی سے ہوئے

مدرسے میں عشق کے سچے وہی شاگرد ہیں
یاد انؐ کے سب سبق جن کو روانی سے ہوئے

داغِ عصیاں سب مرے دامن سے غائب اے ظفرؔ
شرم کے صابون اور آنکھوں کے پانی سے ہوئے!!

❖

لگتے تھے جو سفر میں سراپا ـــــ ببول سے
روضے کے سامنے کھلے وہ چہرے پھول سے

ظلمت تمام دور ہوئی ارض وطول سے
ابھرا ہے آفتاب وہ طیبہ کی دھول سے

ہیجان دل کا دور ہوا، راحتیں ملیں
روشن دماغ ہوگئے، انؐ کے نزول سے

صلِّ علیٰ کا ورد وہ رکھتے ہیں ہر نفس
نسبت ہے جن کو خاص، جنابِ رسولؐ سے

سایہ کیے رہی ہیں سدا اُس پہ رحمتیں
گزری ہے جس کی عمر نبیؐ کے اصول سے

اللہ ان کو دیتا ہے دیدار کی نوید،
فرقت میں آپؐ کی جو رہے دل ملول سے

❖

ہر رمزِ حقیقت کی بھلا دے گا خبر کون؟
جز آپؐ کے اس دہر میں ہے اہلِ نظر کونؐ؟

کس دستِ مبارک میں ہے آئین خدا کا،
ظلمت کے اندھیروں میں ہے پائندہ سحر کونؐ؟

کس نے دلِ مایوس میں امید جگائی،
جلتے ہوئے موسم میں ہے رحمت کا شجر کونؐ؟

امت کے لیے کس نے ستم سب کے سہے ہیں،
مصروفِ دعا شب میں ہے با دیدۂ تر کونؐ؟

دن رات رہے کون بھلا، غارِ حرا میں،
ہستی کو کرے صرف عبادت میں بسر کونؐ؟

کس کے لیے کنکر بھی پڑھیں کلمۂ طیّب،
دکھلائے بھلا معجزۂ شمس و قمر کونؐ؟

کس کے لیے اللہ کی دعوت کا ہے اعزاز
معراجِ مبارک میں ہے مصروفِ سفر کونؐ؟

❖

مفقود ہوا جیسے عمل شیشہ گری کا
صیقل ہوا آئینہؐ جب اک دیدی وری کا

اعجازِ تکلّم بھی تھا، اعجازِ عمل بھی
بڑھتا ہی رہا دائرہ اُسؐ خوش اثری کا

ہے دل میں ظفؔر حسرتِ دیدارِ مدینہ
دنیا کی طلب،شوق نہ کچھ تختِ زری کا!!

❖

گفتگو آئینہ، دل آئینہ، چہرہ آئنہ
آپ ہر رخ اور ہر پہلو سے یکتا آئنہ

خامشی بھی معتبر، خوش خُلق لہجہ آئنہ
آپ اپنی ذاتِ اقدس میں سراپا آئنہ

اپنی رحمت کو اجاگر کر دیا اللہ نے
اس جہاں میں بھیج کر خیرُالبشر کا آئنہ

کیوں نہ پھر مقبول ہو، عالم میں ان کی رہبری
ہر روش پر آپ کا نقشِ کفِ پا آئنہ

چاند، سورج بھی چھپا لیتے ہیں اپنے رُخ مگر
صرف اُنؐ کی ذات ہے ہردم چمکتا آئنہ

معتبر کردار کے حامل رہے ان کے وجود
جن کے تھا پیشِ نظر، انؐ کی وفا کا آئنہ

انؐ کی تعلیمات سے جب ذہن و دل روشن ہوئے
منزلِ حق تک ہوا، ہر ایک رستہ آئنہ

پوچھا جب اللہ نے محبوبؐ سے کیا چاہیے؟
فکرِ امت میں ہوئی، دل کی تمنّا آئنہ

گونج اُٹّھی ہر طرف اللہُ اکبر کی صدا
جب حصارِ کفر میں، وحدت کا چمکا آئنہ

باوضو ہونے لگے، منظر بھی جیسے ہر طرف
یاد میں جب آپؐ کی آنکھوں کا بھیگا آئنہ

آپؐ کی سیرت میں ہیں، موجود پہلو نو بہ نو
آپؐ کا ہر اک عمل، فکر و نظر کا آئنہ

ہیں غبارِ راہ، جن ؐ قدموں کی یہ ماہ و نجوم
ہے سبھی کی جستجو، ہوگا وہ کیسا ؟ آئنہ

سر براہِ دیگر امّت میں نہیں ہم سر کوئی
کس کی امّت کو ملا ہے، آپؐ جیسا آئنہ

مدحتِ محبوبِ حق ؐ، ممکن نہیں ہے اے ظفؔر
گر عمل ہی میں نہ ہو، انؐ کا سراپا آئنہ!!

❖

معراج کی صورت، جو سرِ عرش عطا ہے
بالواسطہ انسان کو اعزاز ملا ہے

ہر غم کا مداوا ہے، ہر اک دکھ کی دوا ہے
تسکینِ نظر، روضۂ اطہر کی فضا ہے

دیکھا نہیں، بس اسم مبارک ہی سنا ہے
بے ساختہ ہر لب پہ مگر صلِّ علیٰ ہے

گہنائے نظر آئے، سبھی وقت کے سورج
روشن جو ہمہ وقت ہے قندیلِ حرا ہے

ہے آپؐ سا دنیا میں کہاں خیرِ سراپا
زخموں سے بدن چور ہے اور لب پہ دعا ہے

اس سنگ کی قسمت میں خوشی بھی ہے غمی بھی
سرکارؐ کے جو بطن سے فاقوں میں بندھا ہے

ہے احمدِ مرسلؐ کی ہی رحمت کا تقدس
جو وادیٔ طیبہ میں طہارت کی فضا ہے!!

❖

عبادتوں سے ضیا بار، روز وشب میں رہا
تمام عمر یونہی وہؐ، نگاہِ رب میں رہا

ہوا زمانہ معطر، اسی کی خوشبو سے
وہ ایک لالۂ خوش رنگ جوؐ عرب میں رہا

کیا نہ فخر، کبھی نسل یا قبیلے پر
اگرچہ برتر و بالا حسب نسب میں رہا

اسی نے لوٹ لی ساری مہک پسینے کی
جو چومتا، ترے نقشِ قدم عقب میں رہا

دیا ہے درس زمانے کو، دینِ حق کا مگر
یہ ''امیؐ'' لفظ، بڑے فخر سے لقب میں رہا

قبولِ توبۂ آدمؑ کا بھی ذریعہ ہے
دعا بدوش، درود آپؐ کا سبب میں رہا

حصارِ رحمتِ یزداں رہا ہے سایہ فگن
وہؐ رزم گاہ میں، یا محفلِ ادب میں رہا

ہر ایک فرد صحابیؓ، ہر ایک یارِ غار
وہ خوش نصیب تھا، جو آپکیؐ طلب میں رہا

خیالِ حشر نے بے کیف کر دیا تھا ظفؔر
خیال آپؐ کا آیا، تو دل طرب میں رہا!!

❖

وہ جن کے ہر طریق سے، حیات سرخ رو ہوئی
خیال انؐ کا آگیا، تو آنکھ باوضو ہوئی

قلم وہ معتبر ہوا، جو صَرفِ نعت حق ہوا
وہ آنکھ محترم ہوئی، جو ہجر میں لہو ہوئی

ہر ایک عمر سے بڑی، نبیؐ سے عشق کی گھڑی
جو صرفِ جستجو ہوئی، جو محوِ آرزو ہوئی

بنائے سلسبیل ہے، خلوص کی دلیل ہے
ہمارے حق کی گفتگو، جو حق کے روبرو ہوئی

اک آرزو تھی دید کی، کہ چشمِ تر کی تشنگی
جو حسرتوں میں ڈھل گئی، تو کوثری سبو ہوئی

خلوصؐ کی صفات سے، قبول ''لا الہٰ'' سے
جو بندگی ادا ہوئی، وہ دیں کی آبرو ہوئی

صدائے حق تھی آپؐ کی جوشش جہات چھا گئی
بلالؓ کی اذاں ہوئی، حریفِ ہاؤ ہو ہوئی

اثاثہ ہائے مصطفےؐ، نہیں قبا کے ماسوا
وہ ایک کملی آپؐ کی، جو بارہا رفو ہوئی

مہہ و نجوم سے سوا، فلک فلک ہے ارتقا
جو عرش تک گزر ہوا، بشر کی آبرو ہوئی

یہ نعت گوئی اے ظفرؔ، تری نجات کی ڈگر
یہاں بھی سرخ رو ہوئی، وہاں بھی سرخ رو ہوئی!!

❖

کسی تہذیب میں روشن، نہ شہکاروں میں روشن ہے
جو سچائی محمدؐ کے، سخن پاروں میں روشن ہے

سبھی کے روبرو، باطل کو باطل، حق کو حق کہنا
یہ جرأت آپ سے منسوب کرداروں میں روشن ہے

حیاتِ طیّبہؐ میں جو زمانے بھر میں روشن تھا
وہ ایماں اب تصور کے افق زاروں میں روشن ہے

وہؐ شمعِ نور، جو رکھتی تھی اعجازِ مسیحائی
نہ ایوانوں میں روشن، اب نہ درباروں میں روشن ہے

اسے ممکن نہیں، دونوں جہاں میں مسترد کرنا
جو جذبہ پیار کا خود آپ کے یاروں میں روشن ہے

معطّر پیکرِ اطہرؐ، زمانہ جس کا دیوانہ
وہ خوشبو آج بھی، طیبہ کے بازاروں میں روشن ہے

نہ ایسی نعت لکھ پائے، ظفؔر استاد شاعر بھی
بہ شکلِ ذکر جو قرآن کے پاروں میں روشن ہے!!

❖

سیرت کا اُنؐ کی عکس جو دل میں سما گیا
بندوں کو بندگی کا سلیقہ سکھا گیا

معراجِ معجزہ ہے، رسالت کا اکؐ چراغ
ظلمت کدوں میں نور کا دریا بہا گیا

صرف ایک رنگ ہی میں ملی شوخیٔ بہار
گنبد کا سبز رنگ زمانے پہ چھا گیا

اک درسِ ''لا الہٰ'' میں تھا ایسا انقلاب
ہر دل میں آگہی کا تقدس جگا گیا

لاریب! معجزوں کا تسلسل ہے آج بھی
انؐ کا خیال نعت کے پہلو سُجھا گیا

پھر انؐ کے دوست بخت رسا کیوں نہ ہوں ظفؔر
ذرّہ بھی جن کی راہ کا توقیر پا گیا!!

❖

درود اور سلاموں کا سلسلہ رکھنا
لبوں پہ ذکر، بہی خواہِ دوسرا رکھا

عمل بھی پیشِ نظر، صرف آپ کا رکھنا
برائے حشر، سدا انؐ سے رابطہ رکھنا

گناہگارو! کھلا ہے ابھی درِ توبہ
نظر میں درسِ نبیؐ ، فضلِ کبریا رکھنا

خیال وخواب میں کھلتے ہیں، درمدینے کے
پیامِ آرزو، اس در پہ اے صبا رکھنا

ملا یہ وصف کہاں، دوسرے رسولوںؑ کو،
لبوں پہ دشمنِ جاں کے لیے دعا رکھنا

نہ چھو سکے گا، کسی کو بھی سایہ باطل کا
نظر رسولؐ پہ اور ذہن میں خدا رکھنا

اشارہ انؐ کا ملے تو نثار ہو جاؤ
ہمیشہ شقِّ قمر جیسا، حوصلہ رکھنا

ہیں بے زبان کبوتر، طواف کرتے ہوئے
مدینے جاؤ، تو ساتھ اپنے باجرہ رکھنا

بشرطِ عشقِ نبیؐ، اے ظفؔر یہ لازم ہے
دل و نظر کو سدا اپنے، باوفا رکھنا!!

❖

وہیں جلا ہے، اطاعت کا، بندگی کا چراغ
جہاں جہاں بھی ہے روشن مرے نبیؐ کا چراغ

ہر ایک قوتِ باطل ہے برسرِ پیکار
جلایا کسؐ نے، اندھیروں میں روشنی کا چراغ

ہے آفتابِ ہدایتؐ کی زرفشاں تاثیر
دل و نگاہ میں روشن ہے آگہی کا چراغ

ہیں افتخارِ رسالت، تمام نبیوںؑ میں
محیط دونوں جہاں میں ہے سروری کا چراغ

اسی کے نور سے پائیں گے منزلِ مقصود
ہوا طلوع جو طیبہ میں حق رسی کا چراغ

تمام شہرِ مدینہ ہے، جنّتِ فردوس
ہمارا گُل ہو وہیں جا کے زندگی کا چراغ

جو نعت گو ہے ظفرؔ، یہ خدا کی ہے توفیق
ہے بس خدا کی امانت، سخن وری کا چراغ!!

❖

چھڑی جو جنگ، کبھی دشتِ لامکانی میں
عدو کو آپ نے رکھّا شریک پانی میں

جو نکتہ دانی ہے، پیراہَ معانی میں
سوائے آپؐ کے ہے کس کی خوش بیانی میں

مرے رسولؐ کے پیغام کا ہے یہ اعجاز
ملا شعور جو عقبا کا، زندگانی میں

وہ لہجہ جس نے کیا تھا سماعتوں کا حصار
کہاں وہ کیف ہے دریاؤں کی روانی میں

عمل میں آئے ہیں قرآن کے سبھی احکام
عجب ہے آپؐ کا انداز ترجمانی میں

معاف کر دیا خود اپنے دشمنوں کو بھی
ہے درگزر مرے آقاؐ کی حکمرانی میں

کسی کی جان بچائی، کسی کا دُکھ بانٹا
عمل ہیں آپؐ کے، ہر خیر کی کہانی میں

عبادتوں کے علاوہ انھیںؐ کا ذکر رہے
ہیں جتنے سانس تمہارے، سرائے فانی میں

جو اہلِ بزم ہیں، سب جھوم جھوم اٹھے ظفرؔ
سرور و کیف ملا ایسا، نعت خوانی میں!!

❖

اے سرتا پا نور کے مخزن صَلی اللہ علَیہ وسلّم
آپؐ کے دم سے دنیا روشن صَلی اللہ علَیہ وسلّم

رحمت کو آغوش میں لے کر، دائی حلیمہؓ ناز کریں
برکت والا آپؐ کا بچپن صَلی اللہ علَیہ وسلّم

آپ سے بڑھ کر، کون سخی ہے، کاش وہاں تک جا پہنچوں
میں پھیلائے اپنا دامن صَلی اللہ علَیہ وسلّم

حشر سے پہلے شافعِ محشرؐ، عرض گزاروں میں در پر
لب پہ سجائے نالہٗ وشیون صَلی اللہ علَیہ وسلّم

مشک وعنبر پاک پسینہ، آپؐ کا ہے اے شاہِ مدینہ
پانی پانی شرم سے گلشن صَلی اللہ عَلَیہ وسلّم

کس نے اللہ کو دیکھا ہے آپؐ کو دیکھ کے پہچانا ہے
ہے امت کا آپ سے بندھن صَلی اللہ عَلَیہ وسلّم

ذکر کا عنوان آپؐ کی ہستی، فکر کے لائق آپؐ کی ذات
آپؐ سے روشن دل کا نشیمن صَلی اللہ عَلَیہ وسلّم

دن اجلا ہو، رات حسیں ہو اور ہر لمحہ حامل دیں ہو
ہر دم دیکھوں آپؐ کا مسکن صَلی اللہ عَلَیہ وسلّم

آپؐ کی سیرت، سارے مسائل کی بنیادی راہبری
رمزِ ہستی جس میں مدوّن صَلی اللہ عَلَیہ وسلّم !!

❖

پیامِ حق سے ہوئی دور تک فضا روشن
جہاں میں پھیل گئی آپؐ کی صدا روشن

نتیجہ خیز براہیمؑ کی دعا روشن
نمودِ نورؐ سے ہے چشمِ آمنہ روشن

جسے ملی نہیں توفیق، وہ ہی جھٹلائے
زمیں سے تا بہ فلک اُنؐ کے نقشِ پا روشن

جو چشمِ پاکؐ سے امت کے غم میں نکلے ہیں
اُن آنسوؤں سے ہی غارِ حرا ہوا روشن

صلوٰۃِ عصر کی خاطر، مقامِ صہبا میں
ہے ردِّ شمس کا مغرب میں معجزہؐ روشن

نبیؐ کے چاہنے والے ہیں آج کل ایسے
کہ جیسے برق سے ہوتی رہے گھٹا روشن

ہر ایک دور میں تہذیبی ارتقا کے لیے
سدا رہے گا فقط درسِ مصطفےٰؐ روشن

تمام عمر جلاتے رہے چراغِ عمل
ظفرؔ سراپا رہیں بن کے ماجرا روشن!!

❖

کاش سینے میں رہے، آپؐ کی الفت محفوظ
تا کہ ہرطرزِ عمل میں ہو شریعت محفوظ

سنّتِ احمدِؐ حق سے جو ہمیں دور کرے
دل میں اپنے نہ ہو ایسی، کوئی حسرت محفوظ

ہر قدم اٹھتا رہے روشنیوں کی جانب
سب کو عصیاں سے کرے آپکیؐ نسبت محفوظ

اس کو بہکائے گا ابلیس، یہ ممکن ہی نہیں
شہہِ طیبہ کی ہے جس دل میں عقیدت محفوظ

فیصلے آپؐ کے لگتے تھے، بظاہر کمزور
وقت گزرا تو کھلا، ان میں تھی حکمت محفوظ

ابتدا جن کی ہے اقراء، شبِ اسریٰ میں عروج
ہے زمیں تا بہ فلک ان کی نبوت محفوظ

آپ جیسی ہی قناعت جسے حاصل ہے ظفرؔ
اس کے گھر ہی میں سدا رہتی ہے برکت محفوظ!!

❖

سوئے شاہِ اممؐ، نعتؐ پڑھتے ہوئے
جائیں ہم کم سے کم، نعتؐ پڑھتے ہوئے

انؐ سے کچھ تو تعلق کا اظہار ہو
آنکھ ہو اپنی نم، نعتؐ پڑھتے ہوئے

کاش پوری ہو، ہر دل کی یہ آرزو
نکلے طیبہ میں دم، نعتؐ پڑھتے ہوئے

رحمتیں، راحتیں، برکتیں سب ملیں
ہو جو کشکولِ غم، نعتؐ پڑھتے ہوئے

ساعتیں ہوں حسیں گر تصوّر میں ہوں
انؐ کے نقشِ قدم، نعتؐ پڑھتے ہوئے

ایک کے بعد اک، نعتؐ لکھتا رہوں
تیز رو ہو قلم نعتؐ پڑھتے ہوئے

احمدِؐ مجتبیٰ کا یہ اعجاز ہے
سب ہوئے محترم، نعتؐ پڑھتے ہوئے

کیا ہو منظر، جو حوریں بھی گنتی رہیں
پاکؐ زلفوں کے خم،نعتؐ پڑھتے ہوئے

فکر ہو روزِ محشر کی کیوں اے ظفؔر
آپؐ ہوں اور ہم، نعتؐ پڑھتے ہوئے!!

❖

کتاب اس کی، عمل کا نصاب آپؐ کا ہے
خدا کے بعد، زمیں پر خطاب آپؐ کا ہے

تمام وادیٔ طائف میں، ظلم جہل کے ہیں
ہجوم جہل میں پھر انقلاب آپؐ کا ہے

ہیں کشت زارِ نبوّت میں، پھول صد ہا رنگ
نمایاں چہرہ بہ مثلِ گلاب آپؐ کا ہے

رہیں رفیق ابوبکرؓ، راہِ ہجرت میں
یہ حکمتوں سے بھرا انتخاب آپؐ کا ہے

عداوتوں سے گھرا، ایک غیر مسلم بھی
یقینِ عدل لیے، باریاب آپؐ کا ہے

خودی کو بھول کے مانگیں، دعائیں سب کے لیے
ہر امّتی پہ کرم بے حساب آپؐ کا ہے

درود آپؐ کا، ہونٹوں پہ ورد کی صورت
نظر میں خوابِ حسیں، آنجناب آپؐ کا ہے

عدو کی زد میں ہے، یوں آج عالمِ اسلام
برائے نام سہی، انتساب آپؐ کا ہے

ہے کم بساط مگر پھر بھی نعت گو ہے ظفؔر
الم بدوش، یہ خانہ خراب آپؐ کا ہے!!

❖

ہرطرف رشد و ہدایت کا سماں روشن ہوا
آپؐ آئے تو شریعت کا جہاں روشن ہوا

دور تک کفر و جہالت کے اندھیرے مٹ گئے
آفتابِ حقؐ سے، ہر ظلمت نشاں روشن ہوا

لے اُڑا دستِ صبا، انؐ کے پسینے کی مہک
گل عذارِ رُخؐ سے ہر اک گلستاں روشن ہوا

ہوگئی معراج کی شب کہکشاں آراستہ
ایک راہیؐ کی خبر سے آسماں روشن ہوا

ان لبوں کی لیں بلائیں، کیوں نہ پھر حور و ملک
جنؐ لبوں سے صرف اعجازِ بیاں روشن ہوا

جس کا گوشہ گوشہ تھا، آما جگاہِ تیرگی
آپؐ کے پیغامِ حق سے وہ مکاں روشن ہوا

وہ عبادت خود ہی رکھتی تھی نبوّت کی کلید
جس عبادت سے حرا کا سائباں روشن ہوا

چاند، سورج جس پہ صدقے، رحمتیں جس پر نثار
سجدہ ریزی سے جبیں پر وہ نشاں روشن ہوا

چاند اس کی زد میں آ کر شق ہوا ہے اے ظفرؔ
تیر، جو انگشتِ حق میں بے کماں روشن ہوا!!

❖

ہو جو اذنِ حق شامل حوصلہ مبارک ہے
جو مدینے پہنچائے راستہ مبارک ہے

بے مثال رحمت کا آئینہ مبارک ہے
پاک اسوۂ حسنہ آپکا مبارک ہے

نعت کا ہر اک جذبہ بے صدا مبارک ہے
ہو خلوص پر مبنی ، ہر ثنا مبارک ہے

جس کے سر میں سودا ہو آپؐ کی محبت کا
اس کے دل میں الفت کا عارضہ مبارک ہے

انبیاءؑ بھی خود جس کی اقتدا میں رہتے ہوں
وہؐ امام، وہؐ حق کا پیشوا مبارک ہے

آپؐ ہی کے قدموں کی برکتوں سے افضل ہیں
آپؐ کے غلاموں کا مرتبہ مبارک ہے

جب اطاعتِ رب ہے پیروی محمدؐ کی
دینِ حق سے امت کا رابطہ مبارک ہے

ہے مرے تصور میں شانِ گنبدِ خضرا
لب پہ بھی درودوں کا سلسلہ مبارک ہے

انؐ کا آئنہ بن کر، دوسروں کو راحت دے
وہ خود اپنی ہستی کا بے وفا مبارک ہے

ہرطرف جہاں رب کی رحمتیں برستی ہیں
اے ظفرؔ، مدینے کی وہ فضا مبارک ہے!!

❖

بروئے ارض و فلک، اشتہار آپؐ کا ہے
دیارِ رحمتِ پرودگار آپؐ کا ہے

گناہگار سہی، آپؐ کا ہے دیوانہ
جو امّتی ہے، وہی جاں نثار آپؐ کا ہے

عبادتوں میں بھی اذکار آپؐ ہی کے ہیں
برائے دین ہر اک کاروبار آپؐ کا ہے

بروئے ارض، درود و سلام آپؐ کے ہیں
بروئے عرش بھی جشنِ بہار آپؐ کا ہے

شگاف چاند کا ''آرم اسٹرانگ''[1] نے دیکھا
فلک نورد کو بھی اعتبار آپؐ کا ہے

ہر ایک گل میں مہک، آپؐ کے پسینے کی
سدا بہار ہر اک گل عذار آپؐ کا ہے

قدم ہیں آپؐ کے ہر تاجِ سروری کی کلید
نظر ہو جس پہ، وہی شاہکار آپؐ کا ہے

ہے اعتبار، مجھے آپؐ یاد کرتے ہیں،
زباں پہ ذکر مری بار بار آپؐ کا ہے

ظفرؔ ہے آپؐ کا، بس اب اسے بلا لیجے
نفس نفس وہ بہت بے قرار آپؐ کا ہے!!

[1] چاند پر سب سے پہلے پہنچنے والے شخص کا نام

❖

انھیںؐ کا بعدِ خدا احترام کرتے ہیں
جنھیںؐ فرشتے بھی جھک کر سلام کرتے ہیں

طلب تھی دید کی سب کو یونہی شبِ معراج
سب انبیاءؑ انھیں اپنا امام کرتے ہیں

انھیںؐ کے ذکر سے روشن ہیں بام و در اپنے
انھیںؐ کے نام سے ہم صبح و شام کرتے ہیں

جہاں سجی ہو درود و سلام کی محفل
وہاں فرشتے بھی آ کر قیام کرتے ہیں

جوانؓ کی راہ چلے، ہے انھیں پہ دستِ کرم
کہاں سبھی کو، وہؐ اپنا غلام کرتے ہیں

کسی نبیؑ کو بھی یہ مرتبہ نہیں حاصل
حضورؐ عرشِ بریں پر قیام کرتے ہیں

انھیںؐ کے ہجر میں ہوتا ہے دل پہ غم کا ورود
انھیںؐ کی یاد سے دل شاد کام کرتے ہیں

نکل رہے ہیں ظفرؔ ہجر میں جو آقاؐ کے
وہ اشک نارِ جہنم حرام کرتے ہیں!!

❖

اقصیٰ میں جو برائے، امامت ہیں آنخضورؐ
اظہار ہے کہ فخر رسالت ہیں آنخضورؐ

منجملہ کائنات کی حرمت ہیں آنخضورؐ
ہرعہد میں حیات کی زینت ہیں آنخضورؐ

انؐ کی حیاتِ پاک کا ہر پہلو آئنہ
حق ہے، کہ لاالہٰ کی شریعت ہیں آنخضورؐ

سیرت سے جن کے سارے مسائل کے حل ملیں
تاریکیوں میں اہلِ بصیرت ہیں آنخضورؐ

دنیا کو زندگی کا سلیقہ سکھا دیا،
دونوں جہاں میں باعثِ رحمت ہیں آنحضورؐ

کیا کیا تھیں نعمتیں، یہ حلیمہؓ سے پوچھیے
پیدائشی ہی حاملِ برکت ہیں آنحضورؐ

اعمالِ صالحہ کی جہاں انتہا ہیں آپؐ
تقریر میں بھی بحرِ فصاحت ہیں آنحضورؐ

حسنِ سلوک کی نہیں ملتی کہیں مثال
کمزور و ناتواں کی حمایت ہیں آنحضورؐ

دونوں جہاں میں خیر کا مصدر ہیں اے ظفرؔ
محشر میں عاصیوں کی شفاعت ہیں آنحضورؐ!!

❖

بندہ و معبود کے مخفی سوالوں کی کتاب
ساتھ لائے آپؐ، اندھیروں میں اجالوں کی کتاب

ہوگئے ہیں زندگی کے مسئلے سب آئنہ
آپؐ کی ہستی ہے، تابندہ مثالوں کی کتاب

آگیا جب بھی تصور میں مرے غارِ حرا
عطر آگیں ہوگئی، میرے خیالوں کی کتاب

آپؐ کی ذات مبارک اوّلاً رکھنی پڑی
غیر نے بھی جب مرتب کی حوالوں کی کتاب

سب کو حیراں کررہا ہے آج تک یہ معجزہ
ایک امّیؐ اور حق مخزن رسالوں کی کتاب

حضرتِ صدیقؓ، فاروقؓ اور عثمانؓ و علیؓ
اک سے بڑھ کر اک فروزاں ہے حوالوں کی کتاب

منحصر اچھے عمل پر آدمیّت کو کیا،
آپؐ نے ساری بدل دی گورے، کالوں کی کتاب!!

❖

میں نے تصورات کے منظر میں دوستو
دیکھیں صفات آپؐ کی، کوثر میں دوستو

کچھ دور تو نہیں ہے مدینے کا راستہ
قوّت ہو جو ارادوں کے شہپر میں دوستو

ہیں دید کی طلب میں دعاؤں کے سلسلے
لپٹے ہوئے درودؐ کی چادر میں دوستو

ہے جس میں صبر وشکر کی تعلیم پر عمل
پھیلا ہوا ہے نور، اسی گھر میں دوستو

جیسے گلاب، سیکڑوں پھولوں کے درمیاں
ہیں آپؐ یوں ہجومِ پیمبرؑ میں دوستو

دیکھیں جمالِ نورؐ، جلالِ خدا کے بعد
کیسا عجب جنون ہے ہر سر میں دوستو

یوں تو ہزاروں ہوں گے شفاعت کے ملتجی
ہوگا ظفرؔ بھی عالمِ محشر میں دوستو!!

❖

ہر صبح حسیں ہو مری، ہر شام مبارک
مل جائے مدینے میں، کوئی کام مبارک

خود آنکھیں چھلک آئیں مری، حُبِّ نبیؐ سے
قرآں میں پڑھوں آپؐ کا جب نام مبارک

دنیا ہی سے پیاسا ہوں مجھے ساقیؐ کوثر!
دیدیجیے محشر میں بس اک جام مبارک

ہے مجھ کو یقیں آپؐ بلالیں گے مدینے
فرقت سے مرے دل میں ہیں آلام مبارک

آیا ہے تصور میں مرے گنبدِ خضرا
ہے میرے تصور کا یہ انعام مبارک

جس کے لیے مدت سے ترستی ہے سماعت
کاش آئے درِ پاکؐ سے پیغام مبارک

ہرطرح مکمل ہے فقط دینِ محمدؐ
ادیان میں اک دین ہے اسلام مبارک

اے کاش! وہ اس دور کے ہر دل میں اتر جائے
جو اُنؐ کی شریعت کا ہے پیغام مبارک

خوش بختی سے مل جائے ظفرؔ حج کی سعادت
ہو میرے مقدر میں بھی احرام مبارک!!

❖

محدود زندگی مری، دیوار وقت ہے
تخلیقِ نعتؐ کے لیے درکار وقت ہے

سنّت رسولؐ کی ہے جو بیدار وقت ہے
خالی جو ذکر سے ہو، گنہ گار وقت ہے

ثابت بشر کیا ہے انھیںؐ بھی وفات نے
روزِ ازل سے زیست کا معیار وقت ہے

اُٹّھا نہ اختلاف، کہیں مومنین میں
ان کی حیاتِ پاک سے شہکار وقت ہے

عاملؑ نہیں ہیں جو بھی ہدایت پہ آپؐ کی
احساس ہے انھیں کو، کہ دشوار وقت ہے

معراج کی ہے رات کچھ ایسی سجی ہوئی
حیرت سے گنگ مائلِ دیدار وقت ہے

آئی صدا جو اشہد ان لاالٰہ کی
دل سے جواب آیا، خوش آثار وقت ہے

ہوں گی نبیؐ کی یاد سے آسانیاں نصیب
جب دیکھو! زندگی میں گرانبار وقت ہے

ساعت حسیں ہے روضۂ اطہر کے سامنے
رکھئے یقیں ظفؔر یہ ضیا بار وقت ہے!!

❖

ہے قلم بے چین، دل معمور انؐ کے ذکر سے
کیسے رہ سکتا ہے، کوئی دور انؐ کے ذکر سے

اس قدر ماحول ہے معمور انؐ کے ذکر سے
جل اُٹھے ہر سوٗ چراغِ طور انؐ کے ذکر سے

راستہ آسان ہوجائے دیارِ پاک کا
رحمتِ حق کو کریں مجبور انؐ کے ذکر سے

اوّل، آخر جب درودِ پاک پڑھ کر کی دعا
ہوگئی فی الفور وہ منظور انؐ کے ذکر سے

سیرتِ سرکارِ دوعالمؐ کی یہ تاثیر ہے
پا گیا راحت، دلِ رنجور انؐ کے ذکر سے

زندگانی کے سفر میں، جب اندھیرا چھا گیا
راستے ہونے لگے پُر نور انؐ کے ذکر سے

نکہتیں ہر اک چمن سے، جیسے لے آئی صبا
خوشبوؤں سے ہے فضا مسحور انؐ کے ذکر سے

خیر و برکت کے سبھی دروازے، ہم پر کھل گئے
بام و دَر گھر کے ہوئے، پرنور انؐ کے ذکر سے

کاش! حسّان و سعدی، ہم بھی بن جائیں ظفرؔ
دونوں عالم میں رہیں مشہور انؐ کے ذکر سے!!

❖

ہیچ ہے ساری کائینات کا حسن
حسن ہے صرف انؐ کی ذات کا حسن

جس سے ہے عظمتِ بشر قائم
دن سے بڑھ کر اس ایک رات کا حسن

آپؐ ہیں مجلسِ صحابہؓ میں
جیسے دولہا ہو اور برات کا حسن

حسنِ ظاہر سے بھی مزیّن آپؐ
اور باطن میں بھی صِفات کا حسن

پوچھیے آپؐ کے صحابہؓ سے
آپؐ کے طرزِ التفات کا حسن

دین پر آپؐ کے جو قائم ہوں
قابلِ رشک ہو حیات کا حسن

بن کے غارِ حرا، قیامت تک
د ل نشیں سنگِ بے ثبات کا حسن

امتی سب سمیٹ لیں مل کر
سیرتِؐ پاک کے نکات کا حسن

حرمتِ بندگی ہے حمد ظفرؔ
نعتؐ ہے ساری شعریات کا حسن!!

❖

بختِ دو عالم کو خوش آثار کرنے کے لیے
آپؐ آئے زندگی شہکار کرنے کے لیے

پیٹ کے پتھر حریرہؓ کو دکھائے آپ نے
وہ جب آئے بھوک کا اظہار کرنے کے لیے

سرورِ کونینؐ نے بخشا مروّت کا شعور
فاصلہ رکھیے سبھی سے پیار کرنے کے لیے

آپؐ کا اظہارِ الفت، درس امن وآشتی
دامنِ تہذیب کو گلزار کرنے کے لیے

آئے جب حج کا مہینہ، دل رہیں بے چین سب
روضۂ اطہر کا پھر دیدار کرنے کے لیے

رہبروں سے زک اٹھا کر ہو گئے مجبور لوگ
آپ ہی کو قافلہ سالار کرنے کے لیے

مشعلِ تیرہ شبی ہیں آپؐ کے نقشِ قدم
زندگی کو صاحبِ کردار کرنے کے لیے

پہلے انؐ کا نام لکھا، پھر لکھا صلِّ علیٰ
شاعری کو اپنی خوشبودار کرنے کے لیے

ذکر انؐ کا کیجیے، ہر آن، ہر پہلو ظفرؔ
کشتیِ ہستی کو اپنی پار کرنے کے لیے!!

❖

سچائی آپؐ ہی کے سبب جاننے لگے
ہم زندگی کے رمز کو پہچاننے لگے

یہ آپؐ ہی کا بخشا ہوا اعتبار ہے
باطل سے دوبدو کی جو ہم ٹھاننے لگے

اک بار دھوکا کھا کے دوبارہ نہ کھائے گا
مومن وہی جو زہر کو پہچاننے لگے

پیشِ نظر ہے جس کے، فقط جستجوئے حق
جوہر کلامِ حق کا وہی چھاننے لگے

قرآن اور سیرتِ اطہرؐ کے فیض سے
ہم راہِ مستقیم کو پہچاننے لگے

جب سے ہوئے ہیں ان کے تحمل سے آشنا
برحق ہر اعتدال کو ہم ماننے لگے

تعبیر جن کی آپؐ کے در پر کھلی ظفرؔ
وہ لوگ اپنے خواب کو سچ ماننے لگے!!

❖

ہوں اس جہاں کی دھڑکنیں، یا اس جہاں کی دھڑکنیں
عزمِ رسولؐ سے بڑھیں، کون ومکاں کی دھڑکنیں

یہ جلتی بجھتی روشنی، بزمِ نجوم میں جو ہے
معراجِ حق سے آج تک، ہیں آسماں کی دھڑکنیں

سن کر پیام آپؐ کا، شیرازہ منتشر ہوا
یک سو کبھی نہ ہوسکیں، وہم و گماں کی دھڑکنیں

سلطانِ دیں کی کشتیاں، ساحل سے پھر بھی جالگیں
گو آندھیوں میں تیز تھیں، ہر بادباں کی دھڑکنیں!!

❖

جنؑ کی دید ہے روح کی ٹھنڈک، ایسے دلبر کی تعریف
تشنہ لبی میں کیوں نہ کریں ہم، ساقی کوثرؑ کی تعریف

اندھیارے ہیں پانی پانی، روشنیاں بھی شرمندہ
تھک جائیں گے پھر بھی نہ ہوگی، نور کے پیکرِ کی تعریف

معصومیت لے ہے بلائیں، حور و ملائک ہیں قرباں
لفظوں میں کس طرح سمائے، پیکر اطہرؑ کی تعریف

جنؑ کا رتبہ سب سے اعلیٰ، جن کا ہم سر کوئی نہیں
صرف خدا ہی کرسکتا ہے، ایسے برتر کی تعریف

مانگا کیا معراج کی شب میں، آپؐ نے کچھ امّت کے سوا
کیجئے ہر دم خیرِ امّت، شافعِ محشر کی تعریف

پیٹ بھروں سے کب ممکن ہے، بھوک کے عالم کا احساس
روزہ کرسکتا ہے انؐ کے، پیٹ کے پتھر کی تعریف

انساں تو پھر انساں ٹھہرے، بند گھروں کے باشندے
کرتے ہیں طیبہ کے کبوتر، گنبد منظر کی تعریف

فہم و فراست ختم ہوئی ہے آپؐ کے نامِ نامی پر
امّی ہوکر بھی ہوتی ہے، علم کے مصدر کی تعریف

انؐ کے مقابل، کوئی مماثل ٹھہرا ہو تو دکھا ظفؔر
یوں تو سارے ہی کرتے ہیں اپنے رہبر کی تعریف!!

❖

مُشفق و مہرباں، تاج دارِ حرمؐ
مونسِ بے کساں، تاج دارِ حرمؐ

رہبرِ کامراں، تاج دارِ حرمؐ
دین کے پاسباں، تاج دارِ حرمؐ

نکتہ رس،نکتہ داں تاج دارِ حرمؐ
خوش نظر، خوش بیاں تاج دارِ حرمؐ

حامیِ دو جہاں تاج دارِ حرمؐ
رحمتِ بیکراں تاج دارِ حرمؐ

زینتِ فرش ہے نورِ عرش بریں
نازشِ کن فکاں تاج دارِ حرمؐ

اک نگاہِ کرم، ہم غلاموں پہ بھی
ہم ہیں محوِ فغاں، تاج دارِ حرمؐ

آخرت کی سلگتی ہوئی دھوپ میں
آپ ہی سائباں تاج دارِ حرمؐ

سوزِ فرقت سے بے تاب ہے دل مرا
آپؐ پر ہے عیاں تاج دارِ حرمؐ

روزِ محشر نہ ہو فکر ہم کو ظفرؔ
آپؐ ہوں درمیاں تاج دارِ حرمؐ!!

❖

مثال جس کی نہیں، ایسی معتبر خوشبو
رہی ہے پیکرِ اطہرؐ میں سر بہ سر خوشبو

مشام سب کے رہے مس اسی پسینے سے
صحابیوںؓ کے رہی ساتھ عمر بھر خوشبو

ہر ایک طالبِ حق کی بنی ہے راہ نما
گئے ادھر ہی، گئی ہے جدھر جدھر خوشبو

دل و دماغ کو روشن کیا سدا کے لیے
خدا کے نور سے تھی جیسے تر بہ تر خوشبو

ہم اپنی منزلِ حق سے بھٹک نہیں سکتے
جو زندگی میں رہے، انؐ کی ہم سفر خوشبو

جو برسوں غارِ حرا میں ہوئی ہے جذب ظفرؔ
کسی چمن میں کہاں ایسی خوش اثر خوشبو!!

❖

نشاطِ قلب و نظر، نورِ آگہی مل جائے
ملیں جو شاہِ مدینہؐ تو زندگی مل جائے

جدھر نگاہِ کرم ہو، رسولِؐ اقدس کی
اگر ہو تیرہ مقدر تو روشنی مل جائے

انھیںؐ کے ذکر سے ہے رحمتوں کی تابانی
انھیں کے لطف سے تاجِ سخنوری مل جائے

زمانہ انؐ کی سخاوت کا کیا بدل دے گا
انھیںؐ کے در سے گداؤں کو سروری مل جائے

بوقتِ موت، لبوں پر خدا کے بعد اگر
ہو انؐ کا نام تو معراجِ زندگی مل جائے

ظفرؔ ہمیں بھی ہو، دیدارِ گنبدِ خضرا
شہنشہی ملے، بختِ سکندری مل جائے!!

❖

سرکارِ دوؐ عالم کی فرقت میں رہا جائے
اس طرح کے جینے سے تو موت ہی آجائے

کب انؐ سے چھپا ہوگا حالِ غمِ تنہائی
وہؐ خود ہی بلا لیں گے کچھ صبر کیا جائے

ہر ذرّے میں تنویرِ محبوبِؐ الٰہی ہے
پتھر بھی مدینے کا آئینہ کہا جائے

اللہ خفا اس سے، ناراض ہوں وہؐ جس سے
ہو جس پہ کرم انؐ کا کونین پہ چھا جائے

ہو رحمت و برکت کی ہر سمت فراوانی
گر سیرتِ اقدسؐ سے کچھ درس لیا جائے

وحشت میں قدم جس کے طیبہ کی طرف اُٹھیں
ہشیار ہے وہ، کیسے دیوانہ کہا جائے

ہر راہ پہ لٹنے کا ہے خوف زمانے کو
ہے انؐ کی ڈگر جس پر بے خوف چلا جائے

وہؐ شمعِ رسالت ہیں، میں نور کا شیدائی
مجھ کو بھی فقط ان کا پروانہ کہا جائے

اسؐ نور کے پیکر پر ہو جاؤ ظفرؔ صدقے
شق جسؐ کے اشارے پر خود چاند ہوا جائے!!

❖

آئی ہے جتنی سامنے سچائی آپؐ کی
ظاہر اسی سے ہوگئی یکتائی آپؐ کی

اے کاش ایک بار جھلک ہم کو ہو نصیب
تا حشر کام آئے شناسائی آپؐ کی

اک شعر بارگاہِ رسالتؐ میں ہو قبول
کافی ہے اس قدر بھی پذیرائی آپؐ کی

ایسی کوئی مثال نہیں ہے کہیں، کہ جو
طائف میں سب نے دیکھی شکیبائی آپؐ کی

ظاہر نہیں ہیں سب پہ حبیبؐ خدا کے راز
غارِ، حرا پہ آئنہ تنہائی آپؐ کی

دونوں جہاں میں آپؐ ہیں امّت کے غمگسار
ہر دو جہاں میں صرف مسیحائی آپؐ کی

دنیا کی الجھنوں نے کیا جب بھی پائمال
بے ساختہ تبھی مجھے یاد آئی آپؐ کی

سب کو ڈبوئے، گوہرِ مقصود کی تلاش
ہے طرزِ گفتگو میں وہ گہرائی آپؐ کی

لب پر ملائکہ کے تھا صلِّ علی کا ورد
معراج میں ہوئی جو پذیرائی آپؐ کی!!

❖

اس شخص کی قسمت میں، نہ دنیا ہے نہ دیں ہے
شامل جو غلامانِ محمدؐ میں نہیں ہے

ہے اپنا عقیدہ بھی، یہی اپنا یقیں ہے
ہم دور ہوں اسؐ ذات سے وہؐ دور نہیں ہے

اللہ کا محبوبؐ، سرِ عرشِ بریں ہے
امت کے سوا ذکر، کوئی اور نہیں ہے

دنیا ہو کہ محشر ہو، سفر ہو کہ حضر ہو،
کیا خوف؟ کہ جس دل میں ترا عشق مکیں ہے

بازیچۂ اطفال ہے وہ فکر و تجسس
وابستہ جو اسؐ ذاتِ گرامی سے نہیں ہے

وہ نورِ ازلؐ، جسکی حکومت ہے دلوں پر
وہ نورؐ یقیں، نورِؐ یقیں، نورِ یقیں ہے

بے فیض ہے اس کے لیے تشبیہ و علامت
وہ نورِ مجسم، جو ہر اک شے سے حسیں ہے

ہے ظلمتِ اوہام، ظفؔر مجھ سے گریزاں
"اللہ کے محبوب کی الفت مرا دیں ہے"!!

❖

نہ عزم خاص، نہ جہدِ رسا کے ہاتھ لگا
وہ اعتبار، جو غارِ حرا کے ہاتھ لگا

یقیں کے ساتھ جو مانگی، درودِ پاک کے بعد
قبولیت کا شرف اس دعا کے ہاتھ لگا

ہے نقش، وقت کے اوراق پر، بہ فیضِ رسولؐ
جہادِ حق جو شہہِ کربلاؓ کے ہاتھ لگا

جو انؐ کے نقشِ قدم پر چلا، نہال ہوا
یہ اعتبار بھی اہلِ صفا کے ہاتھ لگا

تمام نبیوںؑ میں رحمت بنے وہؐ سب کے لیے
لقب شفیع بھی خیر الوریٰؐ کے ہاتھ لگا

زمیں کا نور، مراتب میں عرش تک پہنچا
یہ قربِ خاص، حبیبِؐ خدا کے ہاتھ لگا

ہو شور دیکھ کے مجھ کو بروزِ حشر ظفرؔ
غلام خوب، بلالؓ آشناؐ کے ہاتھ لگا!!

❖

حامیِ دو جہاںؐ، شاہِ کون، ومکاںؐ، آئے دنیا میں جب رہبری کے لیے
کفر و باطل مٹا، شمعِ وحدت جلی، راہ خود مل گئی حق رسی کے لیے

دل منور ہوا نورِ اسلام سے، ایک مسحور کن کیفیت ہوگئی،
آپؐ کی رہبری سے خدا مل گیا، ہر بشر جھک گیا بندگی کے لیے

ساری دنیا بھی جس کے مقابل نہیں، آپؐ ہی کی بدولت وہ نعمت ملی
تیس پاروں کا تحفہ حبیبِؐ خدا، لائے دنیا میں ہر امتّی کے لیے

سرورِ انبیاؐ، احمدِؐ مجتبٰے، تاجدارِ مدینہؐ، شہہِؐ دوسرا
آپؐ ہی ابتدا، آپؐ ہی انتہا، ساری دنیا بنی، آپؐ ہی کے لیے

ظلم، فتنہ، فساد و الم، بے بسی، دور سب ہوگئی وقت کی تیرگی
خود ہی غم خوار بن کر مرے مصطفٰےؐ، بن گئے آسرا ہر کسی کے لیے!!

❖

رونقِ بزمِ عام امّیؐ ہیں
کس قدر خوش کلام امّیؐ ہیں

گنگ حیرت سے اہلِ دانش سب
فکرِ اعلیٰ مقام امّیؐ ہیں

عرش پر بارگاہِ یزداں میں
باریابِ سلام امّیؐ ہیں

ناز کرتے ہیں راستے جن پر
کس قدر خوش خرام امّیؐ ہیں

ہم کو رہبر کی کیا ضرورت ہے
پیش رو صبح و شام امیؐ ہیں

صف بہ صف پیچھے ہیں نبی سارے
اور ان کے امام امیؐ ہیں

حشر میں اُمتی نہ گھبرائیں
جبکہ خیرالانام امیؐ ہیں

انؐ کا ہرلفظ ہے حدیث ظفؔر
گفتگوئے دوام امیؐ ہیں!!

❖

موسم خوشگوار نعتِ پاکؐ
مومنوں کی بہار نعتِ پاکؐ

کچھ عقیدت شعار نعتِ پاکؐ
سنتے ہیں بار بار نعتِ پاکؐ

ان کی تعریف کیا خدا نے کی
دیکھ قرآں میں یار نعتِ پاکؐ

آپؐ جس کو قبول فرمالیں،
ہے وہی شاہکار نعتِ پاکؐ

بھیجئے بارگاہِ سرور میں
ہدیۂ بے شمار نعتِ پاکؐ

ظاہر اعجازِ حق ہوا مجھ پر
دے گیا اعتبار نعتِ پاکؐ

ہر پریشان حال بندے کو
دے سکون و قرار نعتِ پاکؐ

کاش دیدار ان کا ہوجائے
یوں پڑھوں بار بار نعتِ پاکؐ

اس کی توفیق سے بنی ہے ظفرؔ
اک حسیں گل عِذار نعتِ پاکؐ!!

❖

آئے دنیا میں بے شمار بشر
کون ہے؟ اُنؐ سا شاہکار بشر

اُنؐ کے نقشِ قدم پہ جو بھی چلا
بن گیا روحِ اعتبار بشر

راستے نکہتوں سے بھر جائیں
آپؐ ہیں ایسے مُشکبار بشر

ہم نے دیکھا نہیں، سنا تو ہے
دوش پر برق کے سوار بشرؐ

کون ہے آپؐ کے سِوا جگ میں
غم پہ غیروں کے اشکبار بشر

مستحق کیوں رہے شفاعتؐ کا
جو بھی پھیلائے انتشار بشر!!

❖

نبیؐ کی یاد کے، جب بھی لفاف سے گزرا
ہر ایک لمحہ مرا مشکِ ناف سے گزرا

نشاط روح نے پائی ہے انؐ کے روضے پر
امید وبیم کے جیسے غلاف سے گزرا

بچا رہا ہوں ہمیشہ، ہر ایک طوفاں سے
میں انؐ کے ذکر میں بارِ خلاف سے گزرا

خیالِ احمدِ مرسلؐ ہوا ہے جب غالب
میں اپنی ذات کے بھی انحراف سے گزرا

رہا ہے ان کو تغافل جو نام لیوا ہیں
جو غیر تھا وہ رہِ اعتراف سے گزرا !!

Writer of hundred wonders ؎ا

❖

ہر اک دلیل سے بڑھ کر، ہر اک سبب سے بڑا
نہیں ہے کوئی نسب، آپؐ کے نسب سے بڑا

نہیں ہے فکر کوئی، فکرِ راستی سے بڑی
نہیں ہے کوئی ادب، آپؐ کے ادب سے بڑا

ہوئے ہیں افضل و برتر ہر ایک بندے سے
کہاں سے آئے جہاں میں حبیبِؐ رب سے بڑا

نعتیہ رباعیات

ظلمت سے بھری شب ہے، سحر تک پہنچوں
با دیدۂ نم ذوقِ نظر تک پہنچوں
اک عمر سے رکھتا ہوں تمنا دل میں
توفیق ملے، آپؐ کے در تک پہنچوں

ہستی مری ہوجائے قرینے والی
پھر عمر حقیقت میں ہو جینے والی
سرتاپا ہی بن جاؤں مشامِ حساس
خوشبو جو ملے، انؐ کے پسینے والی

صد لطف وکرم، مہرِ صفا آپؐ کی ذات
سب کے لیے مصروفِ دعا آپؐ کی ذات
سر چشمۂ رحمت ہے زمانے کے لیے
پھر کیوں نہ ہو محبوبِ خدا آپؐ کی ذات

اللہ مری حیات کردے شاداب
محصور رکھیں میری سماعت کو رباب
اس طور رہے ذکرِ محمدؐ جاری
ہو میری زباں صلِّ علیٰ کی مضراب

تہذیب کے آثار پہ روشن ہیں وہؐ
پیشانیِ اقدار پہ روشن ہیں وہؐ
کردار میں سرتاپا وہیؐ آئینہ
ہر عہد کے میعار پہ روشن ہیں وہؐ

پُرنور ہوا، غارِ حرا کا منظر
پڑھتے ہیں جہاں کلمۂ طیّب پتھر
کیوں کر نہ کروں پیروی انؐ کی، جن سے
دو ٹکڑے ہوا چاند اشارہ پاکر

یک تیشۂ اوہام رسولِؐ عربی
صد مخزنِ اکرام رسولِؐ عربی
ظلمت گہہ عالم کے لیے مہرِ مبیں
پیغمبرِ اسلام رسولِؐ عربی

یہ دور، وہی دورِ کہن ہے اب بھی
ہر سمت جہالت کا چلن ہے اب بھی
آجاؤ زمانے کو جگانے کے لیے
ماحول میں پہلی سی گھٹن ہے اب بھی

جو طرز ہے تابندگی دکھلاتا ہے
معراج کی ہر رات کو چمکاتا ہے
اس معجزۂ حق پہ ہے دنیا حیران
جس کے لیے خود وقت ٹھہر جاتا ہے

امّی لقبی، پیکرِ رحمتؐ کو سلام
صد نازِ سخن، نورِ حقیقتؐ کو سلام
فیضان ہے ایمان کا جن کے دم سے
پہنچے مرا، اس فخر رسالتؐ کو سلام

نعتیہ دوہے

جلوے ہیں ہر دور کے، جن قدموں کی دھول
ہادی و رہبر بے بدل، ایسے ایک رسولؐ

کائنات کی رونقیں، ہو جاتی ہیں ماند
آپؐ کی چاہت میں ہوا، خود دو ٹکڑے چاند

رب ہی جب قرآن میں، کرتا ہے توصیف
کر سکتے ہیں کیا بیاں، ہم انؐ کی تعریف

امّت کی خاطر رہیں، جو شب بھر بیدار
حاملِ رحمت ہیں وہی، ہیں سب کے غم خوار

صلِّ علیٰ کے ورد سے، جب دل ہو معمور
ظفر پھر ان کے ذکر سے، کیسے رہیے دور!!

محشر میں مل جائیگا، ہر کلمے کا سود
جب بھی انؐ کا ذکر کر، پہلے بھیج درود!!

❖

ہے ذکر سے انؐ کے شاد کامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!
جہاں سنو، انؐ کا نامِ نامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

جو چاہتے ہو نزولِ رحمت، سدا رہے گھر میں خیر و برکت
بناؤ یہ خاص وِرد عامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

نہیں ہے دَر انؐ کا دور ہم سے، پکارو انؐ کو خلوصِ دل سے
فرشتے کچھ خاص ہیں پیامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

دفاعِ درد و الم وہیؐ ہیں، شفائے امراضِ غم وہیؐ ہیں،
اگر سکوں چاہیے دوامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

حبیبِ رب ہیں شفیعِ محشر، انھیںؐ کی ہے دسترس میں کوثر
بنائیے انؐ کو اپنا حامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

سراپا جنؐ کا ہے،نور پیکر، پسینہ جنؐ کا ہے مشک وعنبر
انھیںؐ پہ ہے ختم خوش کلامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

وہؐ فخر عالم، وہؐ خیرِ امت، جو انؐ سے بے لوث کی محبت
ملے گی طیبہ کی خوش خرامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

ہے زیرِ پا جنؐ کے ماہ واختر، ہے دھول قدموں کی لعل وگوہر
جو ہیں نبوت کے اختتامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!

دعا کریں آج اہلِ محفل، بلالؓ جیسی ہو، اپنی منزل
ظفؔر کو حاصل ہو وہ غلامی، درود بھیجو، سلام بھیجو!!

سلام

سلام انؐ پر جنھوں نے تیرگی کو روشنی بخشی
سلام انؐ پر جنھوں نے زندگی کو رہبری بخشی

سلام انؐ پر جنھوں نے سرکشوں کا سر جھکایا ہے
سلام انؐ پر جنھوں نے وقت کو جینا سکھایا ہے

سلام انؐ پر جنھوں نے بندگی کو شان بخشی ہے
سلام انؐ پر جنھوں نے گرمیِ ایمان بخشی ہے

سلام انؐ پر جو رتبے میں شفیعِ روزِ محشر ہیں
سلام انؐ پر جو مومن کے لئے ساقیِ کوثر ہیں

❖

سلام انؑ پر جو دنیا کے لیے تعبیرِ ایماں ہیں
سلام انؑ پر جو اپنی ذات سے تفسیرِ قراں ہیں

سلام انؑ پر کہ جن کے سر پہ ہے تاجِ خداوندی
سلام انؑ پر جنھوں نے پائی معراجِ خداوندی

سلام انؑ پر جو امت کے لیے نورِ بصیرت ہیں
سلام انؑ پر کہ جو خود منبعِ صبر و قناعت ہیں

سلام انؑ پر کہ سچا سیرت و کردار ہے جنؐ کا
سلام انؑ پر کہ ہر مومن علم بردار ہے جنؐ کا

سلام انؑ پر جو تنہا حاملِ مہرِ نبوت ہیں
سلام انؑ پر کہ جو نبیوں میں سردارِ رسالت ہیں

سلام انؑ پر جو آئینہ ہیں ظاہر اور باطن کا
سلام انؑ پر احاطہ ہی نہیں جنؐ کے محاسن کا

سلام انؑ پر کہ خود روح الامیں جنؐ کے مصاحب ہیں
سلام انؑ پر براہِ راست جو رب سے مخاطب ہیں

سلام

سلام انؐ پر چلیں شمس و قمر جن کے اشاروں میں
سلام انؐ پر فرشتے پر بچھائیں جن کی راہوں میں

سلام انؐ پر غلامانِ غلاماں محترم جنؐ کے
سلام انؐ پر کہ ہفت افلاک ہیں زیرِ قدم جن کے

سلام انؐ پر جنھوں نے کی یتیموں کی نگہبانی
سلام انؐ پر فقیری میں ہے جن کی شان سلطانی

سلام انؐ پر جو امت کے لئے بارانِ رحمت ہیں
سلام انؐ جو دنیا میں محبت کی علامت ہیں

سلام انؐ پر ثنا خوانی ہے جن کی عرشِ اعظم پر
سلام انؐ پر کہ جن کے مقتدی ہیں سارے پیغمبر!!

سلام

مرے نبیؐ، سلام کے جواب کا ہوں منتظر
ملے خوشی، سلام کے جواب کا ہوں منتظر

ہے دل میں میرے کشمکش قبول نا قبول کی
ہو آگہی، سلام کے جواب کا ہوں منتظر

میں نیک بندہ بھی نہیں، گنہگار ہوں مگر
ہوں امتی، سلام کے جواب کا ہوں منتظر

نظر میں، دل میں، ذہن میں نہیں ہے کوئی آرزو
اے سیّدیؐ، سلام کے جواب کا ہوں منتظر

میں صرف کاسۂ گدا، نشان ہوں سوالیہ،
سخیؐ سخیؐ! سلام کے جواب کا ہوں منتظر

سلام کر کے آپ کو سراپا گوش بن گیا
محمدیؐ! سلام کے جواب کا ہوں منتظر!!

سلام

تزئینِ دین وفخرِ دو عالمؐ کو ہے سلام
تخلیقِ کائینات کے محرمؐ کو ہے سلام

جس کے حضورؐ، حضرت جبریلؑ نامہ بر
اسؐ معتبر رسالتِ اعظم کو ہے سلام

دنیا میں جسؐ کا نام علامت ہے امن کی
سرتاپا خیرؐ، رحمتِ پیہمؐ کو ہے سلام

روح الامیںؐ ہے خود جو ضمیرِ حیات کا
تہذیب ساز، سیرتِ محکم کو ہے سلام

جو ہے عمل سے، قول سے اور جسم سے رسولؐ
اس استناد، مہرِ معظم کوؐ ہے سلام

امت کی خیر مانگے، جوؐ راتوں کو جاگ کر
اس ریشِ تر کوؐ، دیدۂ پُر نمؐ، کو ہے سلام

بعثت سے جسؐ کی، کفر کی تاریکیاں مٹیں
ایسی نمودِ مہرِ مجسم کو ہے سلام

یاں رہبری میں، واں بھی شفاعت کی فکر میں
بے پایاں التفاتِ مکرم کو ہے سلام

ماہ و نجوم جس کے رہے گردِ پا ظفرؔ
اس شاہکارِ شوکتِ اعظم کو ہے سلام!!

محاسبہ

حمد باری کرتا ہوں، نعت سوچتا بھی ہوں
انؐ کی رہنمائی میں منزل آشنا بھی ہوں

ان کا امتی بن کر، جائزہ لیا جب بھی
شرم اس قدر آئی، خود ہی رو دیا بھی ہوں

کیوں نہ پھر سوالی ہو، وہ بلندیِ معراج
کیا بشر کے رتبے کی، گردِ ارتقا بھی ہوں

بے عمل شفاعت کا، کیوں یقین ہے آخر!
آپؐ کے صحابہؓ کا، نقشِ پا رہا بھی ہوں

یہ تضاد خود اپنا، کیا نظر نہیں آتا،
ہوں اسی سے دامن کش، طالبِ دعا بھی ہوں

شکوہ کس لیے آخر، بے اثر دعاؤں کا
جس کا نام لیوا ہوں، اس سے باوفا بھی ہوں؟

عمر کس قدر میں نے جہل میں گزاری ہے
جب خیال آتا ہے، خود میں ٹوٹتا بھی ہوں

کیوں سراب کے پیچھے، بھاگتا رہا ہوں میں
کیوں بقا کا خوگر ہوں، بندۂ خدا بھی ہوں

کاش تیری رحمت کا کچھ سہارا مل جائے
اب مدد مرے مولا، تجھ سے چاہتا بھی ہوں!!

منقبت سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

سراپا، آئینۂ آنجنابؐ ہیں صدیقؓ
اک آفتاب، پسِ آفتاب ہیں صدیقؓ

شمیم حسنِ رسالت مآبؐ ہیں صدیقؓ
صداقتوں کے چمن کا گلاب ہیں صدیقؓ

وہ پہلی دعوتِ حق اور بے جھجک تسلیم
نبیؐ کا پہلا وہی انتخاب ہیں صدیقؓ

رسولِ حقؐ سے شعورِ اُلوہیت پاکر
حضورِ ربِّ علیٰ مستجاب ہیں صدیقؓ

کیا خطاب تو کردیں سماعتیں روشن
دیارِ کفر میں ایک انقلاب ہیں صدیقؓ

تعیّنات کی حد میں سما نہیں سکتے
نبیؐ کے دوست ہیں اور بے حساب ہیں صدیقؓ

امینِ حق کی امانت کے جو امیں ٹھہرے
حفیظِ کاشفِ امّ الکتاب ہیں صدیقؓ

کھلی ہوئی ہے نیابت رسولِؐ اقدس کی
جہاں میں سیرتِ حسنہ کا باب ہیں صدیقؓ

ہو امن کا کوئی گوشہ، کہ امن کا پہلو
محاذ کوئی بھی ہو، فتح یاب ہیں صدیقؓ

رفاقتیں نہ گئیں اے ظفؔر وفات کے بعد
قریبِ رحمتِ عالی جنابؐ ہیں صدیقؓ!!

انتخاب نبیؐ

(منقبتی ثانیٹ)

خون کے رشتے بھی تھے جس دور میں ناپائیدار
برسرِ پیکار تھا، ہر آدمی سے آدمی
چند سکّوں سے بھی ارزاں تھی جہاں ہر زندگی
جب ہوا کرتے تھے انساں خود ہی انساں کا شکار

جبکہ فرصت ہی نہ تھی، لوگوں کو استبداد سے
فتنہ کاری، جھوٹ، دھوکہ اور کینہ پروری
قتل وخوں کے معرکے تھے، روزگارِ زندگی
تھا شغف ہر شخص کو جس دور میں الحاد سے

جہل پَروَر عہد میں وہ صاحبِ ادراک تھے
خون کے رشتوں سے بھی افضل تھی ان کی دوستی
تھی حفاظت میں انھیں کے شمع علمِ دین کی
فی الحقیقت جانشینِ صاحبِ لولاکؐ تھے

اولاً جو تھے مرے پیارے نبیؐ کا انتخاب
کیوں نہ ہو ان کے لیے صدیقؓ اکبر کا خطاب!!

اشک سنگ وآھن

(منقبتی ثانیٹ)

چٹکیاں لیتا ہے، ہر سینے میں اس کا غم ابھی
پھول کھل کر، آج تک ہیں جس کے زخموں پر اداس
ہے لبوں پر پانیوں کے آج بھی موجود پیاس
ہر نظر میں منجمد ہے کرب کا موسم ابھی

سب وہیں ہیں، کیا مسافت، وقت کے کیا فاصلے
آج بھی ہیں آبلہ پا، دل سلگتی ریت پر
ظلم ایسا ظلم، جس پر کانپ اٹھتا ہے جگر
قید ہیں احساس میں، سب کربلا کے سانحے

اف! نحیف و ناتواں پر، اس قدر بارِ ستم
ہر قناعت جس پہ صدقے، صبر خود جس پر نثار
شاہکارِ حرمتِ اسلام، جس کا ہر شعار
ایک عورت، اور وہ بھی اس قدر ثابت قدم

بہہ گئے ہیں سنگ وآہن، سخت جاں ہوتے ہوئے
فاطمہؓ زہرہ کے غم پر نوحہ خواں ہوتے ہوئے!!

؟

دل بندھا، امید کے اسرار میں کیسے رہے؟
دور رہ کر، محفلِ سرکارؐ میں کیسے رہے؟

آپؐ نے اپنے عمل سے یوں تو ظاہر کردیا
بن کے پتھر،آئنہ کردار میں کیسے رہے؟

حادثوں کا خوف ہے گر کیجئے نیچی نظر
اہلِ ایماں پھر بھرے بازار میں کیسے رہے؟

آپؐ کی پیہم دعائیں تھیں، کہ تھا فضلِ خدا
اتنی پابندی میں ہم رفتار میں کیسے رہے؟

دیجئے محرومیوں کو اپنے در کی بھی نوید
دل مسلسل غیر کے دربار میں کیسے رہے؟

آپ جیسی جرأتیں ہیں اور نہ ویسا حوصلہ
آخر امّت، ظلم کی یلغار میں کیسے رہے؟

خود غرض یورش نے سب کو ریزہ ریزہ کردیا
متحد پھر قوم، ان آثار میں کیسے رہے؟

سر کشیدہ جو چلے، اس کا ہی کٹ جاتا ہے سر
آپؐ کا حامی، رہِ خوددار میں کیسے رہے؟

آج سچائی کا رہرو، ہوچکا ہے درکنار
باطلوں کی یورشِ بیزار میں کیسے رہے؟

نکہتِ حق کیوں بیاباں میں، نہ آوارہ پھرے
اے ظفرؔ اجڑے ہوئے گلزار میں کیسے رہے؟!!

پھر ماہِ صیام آیا

پھر ماہِ صیام آیا
رحمت کا پیام آیا

پھر ہوگا سکوں حاصل
دن رات عبادت سے
رندانِ خدا ہوں گے
مسرور ریاضت سے
گونج اٹھیں گی پھر راتیں
قرآں کی تلاوت سے
احساس جواں ہوں گے
ایماں کی حرارت سے

اک سال کے بعد آخر
روزوں کا سلام آیا

پھر ماہِ صیام آیا
رحمت کا پیام آیا

پھر وجد میں لائے گی
قرآں کی خوش الحانی
سو جلوے بکھیرے گی
پھر قوتِ ایمانی

چمکے گی جبینوں پر
سجدوں کی غزل خوانی
لہرائے گی کوچوں میں
پھر شانِ مسلمانی

افطار کی سوغاتیں
لیکر سرِ شام آیا

پھر ماہِ صیام آیا
رحمت کا پیام آیا

دن سے بھی زیادہ ہے
ہر شب کی فضا روشن
ہونٹوں سے نکلتے ہیں
خود حرف و نوا روشن
بھیگی ہوئی آنکھیں ہیں
اور دستِ دعا روشن
کیفیّتِ روزہ سے
دل جیسے ہوا روشن

ہے باز درِ رحمت
توبہ کا مقام آیا

پھر ماہِ صیام آیا
رحمت کا پیام آیا

روزے کے تعلق سے
جنّت کی بشارت ہے

تاکید ہے قرآں کی
تائیدِ رسالتؐ ہے
اس ماہ مبارک کے
ہر دن کی فضلیت ہے
فیضان سے روزے کے
تقویٰ ہے طہارت ہے
افضل جو بناتا ہے
انساں کا مقام آیا
پھر ماہِ صیام آیا
رحمت کا پیام آیا

کیا بھوک میں گزرے ہے
یہ روزہ بتاتا ہے
اور پیاس کی شدت کا
احساس دلاتا ہے
جذبات بھلائی کے
ہردل میں جگاتا ہے
انسان کو جینے کے
آداب سکھاتا ہے
جو روح کو چمکادے
اک ایسا نظام آیا
پھر ماہِ صیام آیا
رحمت کا پیام آیا!!

پندو نصائح

دینِ حق پر چل کے ہم، انؐ سے وفا کرتے رہیں
مشکلیں آساں ہوں گر یادِ خدا کرتے رہیں

یہ بھی ہوگی دوستو! اپنے نبیؐ کی پیروی
خیر کی ظالم کے حق میں بھی دعا کرتے رہیں

راہ میں جو بھی ملے کرتے رہیں اس کو سلام
یوں ہر اک نا آشنا کو، آشنا کرتے رہیں

شیوۂ مومن نہیں دنیا میں تھک کر بیٹھنا
سیلِ باطل کا ہمیشہ سامنا کرتے رہیں

زندگی میں جب بھی آجائے تذبذب کی گھڑی
اسوۂ حسنہؐ کو اپنا رہنما کرتے رہیں!!

رخصت اے ماہ مبیں

رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع
شاق گزرے ہے دلوں پر، تیری فرقت الوادع

شہرُ رَمضانَ الذی سے تیرا رتبہ ہے عیاں
آیتیں قرآں کی ہیں توصیف میں رطب اللساں
اے امینِ مظہر ذوقِ عبادت الوداع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

تیری آمد سے ہوا شیطاں جہاں سے برطرف
مسجدوں میں جھک گئے اللہ کے بندے صف بہ صف
پھر تلاوت نے بڑھائی شب کی زینت الوادع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

تیرے استقبال میں لب پر تھا سب کے آفریں
بارگاہِ ایزدی میں خم ہوئی سب کی جبیں
تو نے بخشی سب کو ایماں کی حرارت الوداع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

ہر نظر میں محترم، یوں تیرے روز و شب رہے
مائلِ حمد و ثنا، ہر آن سب کے سب رہے

تو نے دل کو نیکیاں کی ہیں عنایت الوادع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

تو زکوٰۃ وفطرہ لایا، بے سہاروں کے لیے
اور انعامِ سعادت روزہ داروں کے لیے
تو نے ہر گھر کو عطا کی خیر وبرکت الوداع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

مسجدوں میں نیک بندوں نے کیا جو اعتکاف
گردِ عصیاں سے ہوئے آئینے ہر اک دل کے صاف
معتکف کو تو نے دی عقبا کی عظمت الوداع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

وقت رخصت ہو رہا ہے، آج ہر دل کو ملال
کیا خبر ہے کتنے پائیں گے تجھے، آئندہ سال
ہے دعا، پھر پائیں سب، تیری بشارت الوداع
رخصت اے ماہِ مبیں، ذیشانِ رحمت الوداع

شاق گزرے ہے دلوں پر
تیری فرقت الوداع!!

جہت مکریہ

یونہی آباد ہو کر بھی
رہیں گی بستیاں ویراں
یونہی جلتے رہیں گے گھر
یہاں اہل فلسطیں کے
لہو بہتا رہے گا
یوں ہی مظلوموں کی گردن سے
وطن میں بے وطن ہو کر، رہیں گے
یوں ہی حق والے

لکھے جاتے رہیں گے
کاغذی فرمان میزوں پر
یونہی سوتے رہیں گے
اہل ثروت خواب گاہوں میں
یونہی ہوتے رہیں گے
احتجاج، اہل سیاست کے
یونہی قائم رہیں گے
محل بھی اہل امارت کے
سلاطینِ عرب
آخر رہیں گے غرق عشرت میں

یہودی ونصاریٰ متحد ہو کر یہاں
یوں ہی
بنام خیر برساتے رہیں گے گولیاں ہر سو
مقابل امن کے
یوں ہی رہے گی قتل وخوں ریزی
یونہی ہوتی رہے گی امن کی کوشش
خلاؤں میں
یونہی بارود بھی اڑتا رہے گا
ان فضاؤں میں

یہی ہوتا رہے گا آخرش!
جب تک نہ سوچیں گے
نہ سمجھیں گے
کمی کیا ہے ہماری؟
کس لیے یہ ظلم جاری ہے؟
نہیں کیوں عالمِ اسلام آخر
متحد اب تک؟
یہ آخر سازشِ افرنگ وصیہونی
کہاں تک ہے؟

ہماری ہی
لچک اور در گزر
بے اعتدالی نے
ہمیں ہی کر دیا رسوا
زمانے کی نگاہوں میں بنا ڈالا
ہمیں کمزور اور بزدل
ہمیں کاہل بنا ڈالا ہے صہیونی سیاست نے
کہ تن آساں بنا ڈالا
سلاطیں کی رفاقت نے
ہماری سفلہ پرور فکر نے
اور عیش و عشرت نے

ذرا سوچیں
ذرا سمجھیں
کہ ہم اسلام کے داعی
ہمارا فرض کیا ہے؟
اور ہماری کیا روایت ہے؟
یقیں باطل پہ کرتے ہیں
(یقیں باطل پہ کرنا کفر کے درجے میں آتا ہے)

یونہی جد و جہد ہر جستجو
اور امن کی کوشش
ہماری رائگاں ٹھہری
ذرا سوچیں!
ذرا سمجھیں!
کہ جد و جہد اب تو چاہیے
ہر جہت، ہر پہلو
مجاہد کے لیے زیبا نہیں
آرام، غفلت
اور تن آسانی
مجاہد کی نظر میں ہیچ ہے
دنیا کی سلطانی
تبھی آزاد ہو گی سرزمینِ قبلۂ اوّل
کہ جب تک ہم نہ بن جائیں
صلاح الدّین ایوّبی!!

☆☆☆

مختصر تعارف

نام : محمد شفیق

قلمی نام : ظفر مرادآبادی

تعلیم : ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی (پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ)

رہائش : 1889، سوئیوالان، نئی دہلی۔ 110002

ٹیلی فون : 011-23251809 موبائل : 09958345584

مطبوعات

۱۔ فرازِ ہنر	(شعری مجموعہ)	طبع شدہ	1986ء
۲۔ اسرارِ فن	(شعری مجموعہ)	طبع شدہ	2000ء
۳۔ ادبی شخصیات	(سوانحی خاکے)	طبع شدہ	2007ء
۴۔ ادبی قلم کار	(سوانحی خاکے)	طبع شدہ	2008ء
۵۔ اشک لہجے	(شعری مجموعہ)	طبع شدہ	2009ء
۶۔ آئینۂ فن و شخصیت میں وقار مانوی	(مرتبہ)	طبع شدہ	2010ء
۷۔ آئینۂ حق	(مجموعۂ حمد و نعت)	طبع شدہ	2011ء

غیر مطبوعہ، ترتیب شدہ مسودے

۱۔ اردو غزل کی بنیادی قدریں	(تحقیقی مقالہ)
۲۔ ادبی فن کار	(تنقیدی جائزے)
۳۔ قدریں	(تحقیقی مضامین)
۴۔ افق زار	(شعری مجموعہ)
۵۔ ارتکازِ فہم	(مجموعہ رباعیات وقطعات)
۶۔ سدابہار	گلستانِ سعدی کا ہندی ترجمہ
۷۔ امرآکاش	(شعری مجموعہ ہندی رسم الخط میں)
۸۔ ادب پرور	(ادبی شخصیات کے انٹرویو۔عالم برزخ میں)
۹۔ ادب شناس	(اہلِ قلم کی آرا پر مشتمل مضامین)